INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

۲۴

۱۵ر تا ۲۱ر جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۰ر تا ۱۶ر نومبر ۱۹۹۵ء

سیرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نظر میں

گستاخِ رسول اور سزائے موت

ایک غلط فہمی کا ازالہ

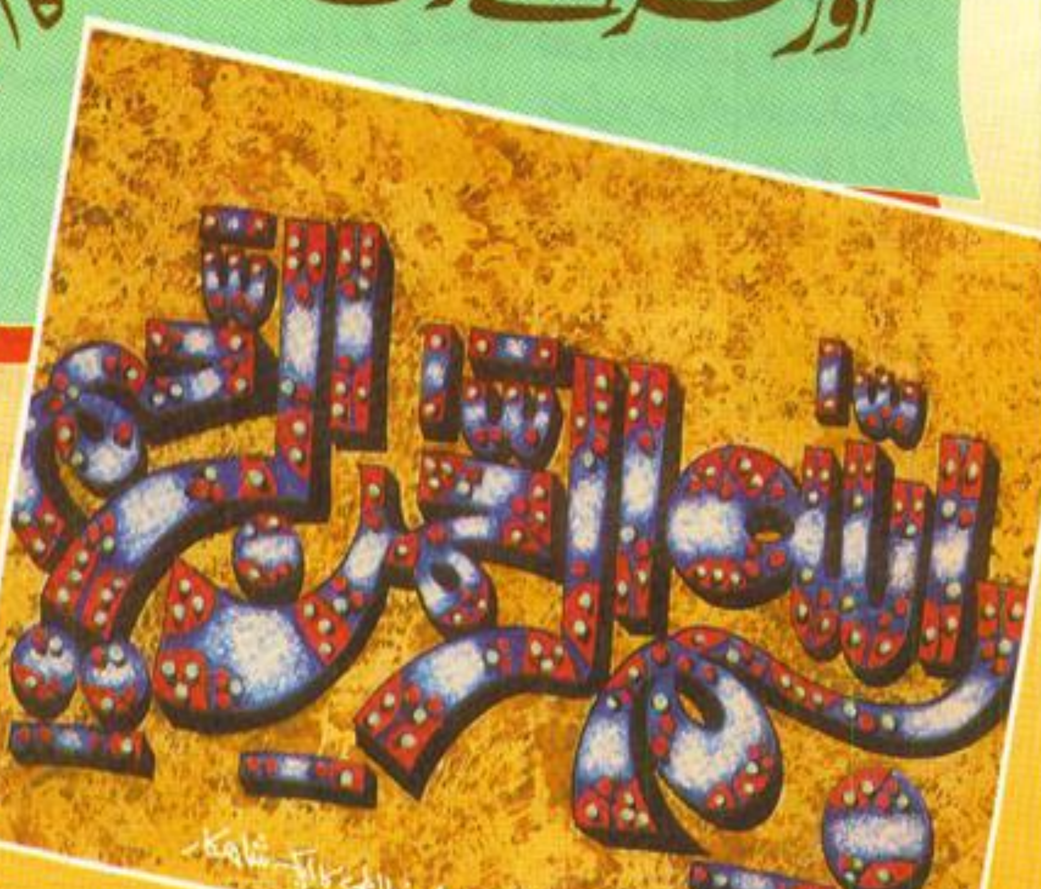

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوّت

دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا

سوال.... ایک شخص نکاح میں دو سگی بہنوں کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب.... بیک وقت دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تم پر حرام کردیا گیا ہے دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا" چنانچہ اس کو جائز اور حلال سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: وان تجمعوا بین الاختین الا ماقدسلف۔

(سورۃ النساء آیت ۲۳)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

(واما الجمع بین ذوات الارحام) انه لایجمع بین اختین بنکاح الخ

(فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۲۷۷)

سوال.... چیمبر کی انتظامیہ نے یونین کی ڈیمانڈ پر ادارے کی طرف سے ہر سال دو ملازمین کو بذریعہ قرعہ اندازی حج پر بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس پر گزشتہ سال عمل بھی ہوا۔ اور ماشاءاللہ ہمارے ادارے سے دو ملازمین نے حج کی سعادت حاصل کی۔ مگر افسوس کہ اس سال جنرل باڈی کے اجلاس میں چند ممبران نے اس فیصلے پر اعتراض کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ اس طرح حج نہیں ہوتا یعنی ادارہ کسی کو حج پر نہیں بھیج سکتا چنانچہ مختصر گفتگو کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ شرعی مسئلہ دریافت کیا جائے۔ کیونکہ پاکستان کے بہت سے ادارے اپنے ملازمین کو حج کے لئے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملازمین بھی اس سعادت کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔ (سلیم اختر جہلم)

جواب.... بصورت مسئولہ ادارے کا اپنے ملازمین کو اس طرح حج پر بھیجنا شرعاً درست ہے بلکہ ایک مستحسن عمل ہے بشرطیکہ یونین کا یہ مطالبہ جبری نہ ہو بلکہ ایک تجویز کی شکل میں ہو اور ادارہ بطیب خاطر اس تجویز پر عمل درآمد کررہا ہو۔ بہرکیف عازمین کا یہ حج، حج اسلام ہوگا اور ان شاء اللہ عنداللہ مقبول ہوگا۔ (بدائع الصنائع: ج ۲ ص ۱۲۰)

سوال.... ایک صاحب ایک دینی مدرسہ کے منتظم تھے جب وہ گھر جارہے تھے تو انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو اس مدرسہ کا ذمہ دار بنایا اور کہا کہ بچوں نے ابھی تک فیس ادا نہیں کی جب بچے فیس دے دیں تو وہ فیس آپ لے لیجئے گا اور انہوں نے اپنے ساتھی سے چار ہزار روپیہ لے لیا اور گھر چلے گئے واضح رہے کہ مذکورہ مدرسہ کے بچے جو فیس ہر مہینہ ادا کرتے ہیں اس کی رقم کوئی چار ساڑھے چار ہزار بنتی ہے۔ پھر یہ ہوا کہ وہ شخص گھر چلا گیا اور اس کا ساتھی پلٹ کے نہیں آیا اور نہ بچوں سے فیس وصول کی اب وہ کہتا ہے کہ میرے چار ہزار روپیہ مجھے واپس کرو لیکن پہلا شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک مہینہ پورا بچوں کو پڑھایا اور بچوں سے اس لئے فیس وصول نہیں کی تاکہ آپ ان سے وصول کرلیں گویا میں نے آپ کو آپ کی رقم واپس کردی اب میں آپ کو ایک پیسہ نہیں دوں گا اب آپ بتایئے کہ پہلا شخص اپنے ساتھی کا چار ہزار واپس لوٹانے کا پابند ہے یا نہیں؟

جواب..... چونکہ "شرعاً" قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے اس لئے قرض دار پر لازم ہے کہ وہ قرض خواہ کا قرضہ ادا کرے کیونکہ اس معاملہ کا تعلق شرعی عقود میں سے حوالہ کے ساتھ ہے اور حوالہ میں حق کے تلف ہونے کی صورت میں قرض اصل قرض دار کی طرف لوٹ آتا ہے۔

(حدایۃ: ص ۱۲۹ کتاب الحوال)

سوال..... ہماری کالونی کی مسجد کمیٹی کے صدر ایک قادیانی کے کارخانے میں ملازمت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ قادیانی مالک کی خوشنودی کے لئے اس کے شیعہ رشتہ دار کی میت کا نماز جنازہ شیعہ امام کی اقتداء میں ادا کرچکے ہیں۔ موصوف پیش امام کی غیر موجودگی میں مسجد میں نماز بھی پڑھایا کرتے تھے۔ اس پر کچھ لوگوں کو اعتراض پہلے بھی تھا لیکن اب اس میں شدت آگئی ہے۔ کیا واقعی مذکورہ شخص امامت کا اہل نہیں رہا۔ یا اس کے ان افعال کے کرنے سے امامت کی اہلیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

(محمد ارشاد۔ سیکریٹری کی جامع مسجد)

جواب..... قادیانی اور شیعہ دونوں فرقِ باطلہ میں سے ہیں، قادیانی مرتد ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کے سماجی، معاشرتی اور ذاتی تعلقات رکھنا ناجائز ہے چہ جائیکہ قادیانی مالک کی خوشنودی میں شیعہ رافضی کا نماز جنازہ شیعہ کی اقتداء میں پڑھنا تو بالکل حرام ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کے دین حق کو پس پشت ڈالنا اور اس میں نہایت لاپرواہی کا مظاہرہ ہے اس لئے صدر انتظامیہ کو اپنے اس فعل قبیح پر فوری توبہ کرنا چاہئے اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کرے اور آئندہ اس قسم کی کوتاہی سے سخت اجتناب کرے چنانچہ دیگر شرائط امامت کے ساتھ یہ صاحب امامت کرنے کے مجاز ہوں گے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره۔ (سورۃ التوبہ آیت ۸۴)

اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ولا تجوز خلف الرافضی الخ

(عالمگیری ج ا ص ۸۴)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۴

۳۰ تا ۶ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۲۴ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبد الرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد چنیوٹی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن مینیجر
عبد اللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

نمائندہ وسٹرنیمن
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۲
مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ۶
گستاخ رسول اور سزائے موت (ایک غلط فہمی کا ازالہ) ۹
سیرت خاتم الانبیاء۔ ایک نظر میں ۱۱
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف ۱۹
اخبار ختم نبوت ۲۲
VERDICT ON QADIANIS ۲۳

قیمت ۳ روپے

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۵۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۴۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۳۵ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبد الرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

اداریہ

اہم سرکاری مناصب اور حساس اداروں میں غیر مسلموں کی بھرمار اور اس کے نتائج

روزنامہ امن مورخہ ۷ار اکتوبر کی ایک خبر ہے کہ:

حیدر آباد ۱۴ر اکتوبر (این این آئی) سندھ میں سرکاری اداروں میں نئی بھرتیوں کے بعد تین اداروں پولیس، تعلیم اور شعبہ حیوانات میں ہندوؤں کا مکمل ہولڈ ہو گیا مردم شماری اور گھر شماری دونوں کے اندراج کے لئے دیہی علاقوں میں غیر مسلم اساتذہ کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں جو اپنی مرضی سے ووٹروں کا اندراج اور گھر شماری کرا رہے ہیں تفصیلات کے مطابق سندھ میں سرکاری اداروں میں جو نئی بھرتیاں کی گئی ہیں ان میں کم سے کم تین ادارے جو حساس نوعیت کے ہیں میں بڑی تعداد میں غیر مسلموں کو اقلیتی ارکان اسمبلی کی سفارشوں پر یا بھاری رقوم کے عوض بھرتی کیا گیا ہے محکمہ تعلیم میں گزشتہ دو سالوں سے ہندو اساتذہ کی بھرمار کے باعث اب نمایاں پوزیشنیں بھی زیادہ تر ہندو طلباء و طالبات حاصل کرتے ہیں رپورٹ کے مطابق ہندو پہلے ہندو طلباء و طالبات کو امتحانات میں بڑے پیمانے پر نقل کراتے ہیں اور بعد میں پیپروں کی چیکنگ کے موقع پر بھی ان طلباء و طالبات کی مدد کرتے ہیں تاکہ ہندو طلباء و طالبات نمایاں نمبروں سے پاس ہو کر میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کر سکیں یہ ہندو طلباء حکومت پاکستان کے لاکھوں روپے کے ان اخراجات کے بعد ڈاکٹرز اور انجینئرز بننے کے بعد بھارت چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بھارتی عوام کی خدمت سرانجام دیتے ہیں محکمہ پولیس میں جیسے جیسے ہندو پولیس اہلکاروں کی اکثریت ہو رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں امن و امان کا مسئلہ بھی سنگین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے محکمہ پولیس میں ہندو پولیس اہلکاروں کی تعیناتی اکثر شہری علاقوں میں کی جاری ہے سندھ کے سرکاری اسپتالوں میں مسلمان عملہ برائے نام ہے تاہم اہم پوسٹوں پر ہندوؤں کی بھرتی کی گئی ہے خاص کر ضلع میرپور خاص، ضلع تھرپارکر میں نوے فیصد عملہ غیر مسلم ملے گا سندھ کے ضلع تھر میں جو سرحدی علاقہ ہے وہاں باقاعدہ منصوبے کے تحت ہندو ڈاکٹر تعینات کئے گئے ہیں۔

نگاہ ظاہر بیں اسے معمولی اطلاع سمجھے گی اور مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے طلبگار حکمران اسے اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت سے موسوم کریں گے۔ لیکن پاکستان کی مسلمان اکثریت کے لئے یہ انتہائی خطرناک خبر اور تشویش کا باعث اطلاع ہے۔ شومئی قسمت' پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی امور خارجہ کی باگ ڈور متحدہ ہندوستان کے انگریز گورنر جنرل کے مشیر مشہور قادیانی سر ظفر اللہ خان کو تھمادی گئی تھی جس نے اندرون ملک وزارت خارجہ کے دفتر اور بیرون ملک پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانیت کے اشاعتی مراکز بنادیا تھا۔ افواج پاکستان کے انگریز کمانڈر انچیف کی مہربانی سے قادیانی فوج کے تینوں شعبوں پر حاوی نظر آنے لگے' خبروں کے مطابق سقوط ڈھاکہ کے بعد پیپلز پارٹی کے سربراہ کی حیثیت سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے باقی ماندہ پاکستان کی زمام اقتدار سنبھالی تو آرمی کے چھوٹے بڑے سترہ جنرل قادیانی تھے جبکہ اسی دور میں فضائیہ اور نیوی کے سربراہوں کے بھی قادیانی ہونے کی اطلاعات تھیں۔ حتیٰ کہ چوہدری ایم ظفر نے ربوہ میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مرزا ناصر کو فضائی سلامی کی بھی جرات کرڈالی۔ کمشنر' ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے اعلیٰ عہدوں پر بھی قادیانی یا قادیانی نما (جن کو قادیانیوں کی دامادی کا شرف حاصل تھا) مسلط کردیئے گئے تھے۔ اس روش کے بدترین نتائج مسلمان اکثریت آج تک بھگت رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے مسلمان اکثریت کی فلاح و بہبود کے لئے وزارت بنائی گئی تو متعصب عیسائیوں کے حوالے کردی گئی۔ انہوں نے خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن سے ثابت کرنے کا بیڑا اٹھایا اور آیات میں اپنی روایتی تحریف کا

وطیرہ اپنایا اور کیلنڈروں کی شکل میں تحریف قرآن کا ارتکاب کر کے اسلام دشمنی کی بھڑاس نکالنے کی کوشش کی۔ عیسائی لڑکوں کو توہین رسالت کے جرم پر اکسایا اور پھر امریکی آقاؤں کی دھونس دھاندلی کے ذریعے ان بھنگیوں کو مغرب کے ہیرو زبنا کر بر آمد کر دیا۔ ہندو افسران سندھ کی حد تک پہلے سے موجود تھے لیکن اب خبر سے صورت حال انتہائی تشویشناک نظر آنے لگی ہے۔ صوبائی سطح پر جب پولیس، تعلیم اور صحت کے شعبے ہندو اہل کاروں کے تسلط میں آجائیں گے تو مسلمان اکثریت کے لئے جو مسائل پیدا ہوں گے اس کا تصور ہی لرزہ طاری کر دیتا ہے۔

جس اصول پر ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی اور پاکستان دنیا کے نقشے پر وجود میں آیا پاکستان کے تمام سرکاری مناصب اور حساس اداروں کا نظم مسلمان اکثریت کا حق تھا۔ غیر مسلم ہندو، عیسائی یا قادیانی وغیرہ صرف یہ استحقاق رکھتے تھے کہ صرف اپنی کیمونٹی کی فلاح و بہبود اور تعلیم و صحت کی نگہداشت کریں اور اسی حد تک انہیں سرکاری سرپرستی حاصل ہوتی، مگر جس جمہوری اصول کے مطابق پاکستان کا قیام عمل میں آیا تھا اسی اصول کو ذبح کرنے کا عمل آج تک جاری ہے۔ ۱۹۵۷ء تک مسلمان اکثریت تقسیم ہند کے عملی اثرات سے دوچار رہی۔ ۱۹۵۸ء میں قوم کے حواس درست ہونے کا گمان ہوا تو مارشل لاء کی مہیب چادر تان دی گئی۔ ۱۹۶۹ء میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی تو ۱۹۷۱ء میں ملک کو ہی دو ٹکڑے کر ڈالا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں غیر مسلموں کے لئے سرکاری مناصب میں اصول تسلیم کرنے کے باوجود عمل سے پہلو تہی کی گئی۔ ابھی تک تو صرف قادیانی غیر مسلموں کا معاملہ تشویش کا باعث بنا ہوا تھا اب اگر صوبہ سندھ میں حساس اداروں پر ہندو قابض ہو گئے تو پھر تقسیم ہند کا اصول اور اس کی افادیت کا کیا مطلب باقی رہ جائے گا؟ بیورو کریسی میں قادیانیوں کی موجودگی نے ملک کو جس انتشار و تشتت کا شکار کر رکھا ہے اس کا مشاہدہ ہر سمجھدار کر رہا ہے۔ اب اگر ہندو بھی اس صف میں شامل ہو گیا تو پھر پاکستان اور خصوصاً صوبہ سندھ کا خدا ہی حافظ ہے۔ کیا ارباب اقتدار و اختیار کو اس پہلو پر سوچنے کی فرصت مل سکتی ہے؟!

وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کا قادیانیوں سے تعلق --- اندیشے قوی ہو رہے ہیں

گزشتہ مہینے ہم نے درج ذیل اداراتی نوٹ لکھا تھا:

> کچھ عرصے سے یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ جنرل (ر) سروپ خان گورنر پنجاب اور جنرل (ر) نصیر اللہ بابر وزیر داخلہ کا اعتقادی و مذہبی تعلق قادیانی گروہ سے ہے۔ حتیٰ کہ ایسی افواہ اخبار کی زینت بھی بن گئی ہے۔ جیسا کہ روزنامہ امن کراچی مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۵ء کی خبر اس کی مظہر ہے۔
>
> معاملہ اگر سیاسی او انتظامی امور کا ہوتا تو ایسی افواہوں کی کوئی خاص اہمیت نہ ہوتی۔ لیکن یہ معاملہ خالص دینی اور اسلامی عقیدہ کا ہے اور کراچی میں امن و امان کی غیر معمولی صورت حال، پنجاب میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور مالاکنڈ و باجوڑ کے علاقوں میں نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں پر بے پناہ مظالم کے تناظر میں یہ معاملہ اور بھی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان ذمہ دار حضرات سے ہماری گزارش ہے کہ قبل اس کے کہ رائی پہاڑ کا روپ دھار لے اس افواہ کی تردید ضروری ہے۔ کیونکہ بروقت تردید نہ کرنے کی صورت میں افواہ یقین کا درجہ حاصل کر سکتی ہے اور پھر تردید وغیرہ شاید زیادہ موثر ثابت نہ ہو سکے۔

ہماری اپیل صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ وزارت داخلہ کی طرف سے اس اطلاع یا افواہ کی تردید کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ البتہ نوائے وقت ۲۸ اکتوبر میں درج ذیل خبر شائع ہو گئی جو وزیر داخلہ کے قادیانیوں کے ساتھ مذہبی تعلق کا اظہار ہے:

> چکوال (نمائندہ نوائے وقت) وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر کی ۲۳ اکتوبر کو چکوال کے موضع درمیال میں اپنے قادیانی دوست کرنل ریٹائرڈ ممتاز احمد ملک کے جنازہ میں شرکت کی خبر پر علاقہ کے مذہبی حلقوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

کیا وزیر داخلہ یا ان کی وزارت کی طرف سے خاموشی کو یہی مفہوم دیا جائے کہ جس طرح سر ظفر اللہ خان علی الاعلان قادیانی ہونے کے باوجود پاکستان جیسے اسلامی ملک کا وزیر خارجہ بنا رہا اب وزارت داخلہ پر اسی معنی میں نصیر اللہ بابر کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ صدر مملکت کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کی حفاظت کی ذمہ دار وزارت پر ایسے شخص کی تقرری کا سخت نوٹس لیں جس کی ہمدردیاں مسلمان اکثریت کے بدترین دشمن گروہ قادیانیوں کے ساتھ اس حد تک زیادہ ہیں کہ ان کے جنازہ تک میں شرکت ضروری سمجھتا ہو۔ کراچی، باجوڑ اور مالاکنڈ وغیرہ کے بارے میں وزیر داخلہ کے بیانات اور عملی اقدامات کے اصل مفہوم کو قوم کچھ کچھ سمجھنے لگی ہے۔

مِرزا قادیانی کادَعویٰ نبُوّت

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

قادیانی کے دربارہ ختم نبوت بے شمار اقوال دیکھ کر شائد کوئی خیال کر بیٹھے کہ مرزا قادیانی واقعی ختم نبوت کا معترف ہے۔ (جیسے لاہوری مرزائی یہی نظریہ رکھتے ہیں) تو پھر اس کے ذمہ دعویٰ نبوت کا الزام شائد زیادتی ہوگی۔ لہٰذا میں نے چاہا کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کردیا جائے کہ مرزا واقعتہً "مدعی نبوت بھی ہے۔ یہ ظلی بروزی کے چکر اور مکرو فریب محض ایک چالبازی ہے تاکہ لوگ یکدم مشتعل نہ ہوجائیں اب ذیل میں اس کا دعویٰ نبوت بمع اعتراف حقیقت ملاحظہ فرمایئے۔ جناب قادیانی علیہ ماعلیہ لکھتے ہیں کہ

ا..... میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کیلئے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاء ہ المخاض الی جذع النخلۃ الخ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳ خزائن ج ۲۱ ص ۶۸)

۲) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳..... مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔

(اعجاز احمدی ص ۷)

ملاحظہ فرمایئے مرزا نے حوالہ نمبر ا میں صاف اقرار کیا ہے کہ میرا دعویٰ رسالت اور نزول وحی الٰہی کا تھا اور یہی چیز میرے لئے رکاوٹ بنی رہی۔ اب اس حوالہ میں اس کا واضح دعویٰ ہے کہ آیت درج بالا کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔ گویا اس میں صراحتاً" دعویٰ رسالت موجود ہے اور رسالت بھی وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ذات گرامی ہے مگر مرزا مصر کے ساتھ اس کا مصداق اپنے آپ کو قرار دے رہا ہے اس نے ایسے ہی رسالہ ایک غلطی کے ازالہ ص ۱ میں اس آیت اور آیت محمد رسول اللہ والذین الخ' دونوں کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیا ہے کہ مجھے ان آیات میں رسول کہا گیا ہے اور میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔ (العیاذ باللہ)

(خزائن ص ۲۰۶، ۲۰۷، ج ۱۸)

فرمایئے اب بھی کوئی شبہ باقی ہے

نمبر ۴..... مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ

انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا"

حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵ ترجمہ مجھے تمہارے اوپر ایک رسول بھیجا تم پر گواہی دینے والا جیسے کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا۔

نمبر ۵..... اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ص ۱۵۳، ۱۵۴ ج ۲۲)

اس اقتباس میں مرزا قادیانی کا صریح اقرار موجود ہے کہ پہلے میں خود کو اگرچہ مسیح بن مریم سے افضل سمجھتا تھا مگر وہ فضیلت جزوی ہی قرار دیتا تھا مگر اس کے خدا نے (غالباً" وہ خدائے یلاش ہوگا) مجھے اس عقیدہ سے ہٹادیا اور میں نے سمجھا کہ اب مجھے مسیح پر فضیلت کلی حاصل ہے البتہ جزوی فضیلت غیرنبی کو بھی حاصل ہوسکتی ہے جس کا مرزا خود متعرف ہے

تو معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نبی ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ اس سے بھی واضح طور پر اپنے آپ کو مسیح سے افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

نمبر ۶..... خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

نمبر ۷..... اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔

(دافع البلاء ص ۱۳ مندرج روحانی خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸)

نمبر ۸..... پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی

یوسفؑ سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوبؑ قید میں ڈالا گیا۔ (براہین ص۵۶ ج۵ مندرج خزائن ص۹۹ ج۲۱)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں مندرجہ بالا دو اقتباسات میں کیسی صراحت سے مرزا نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور حقیقی انبیاء سے بھی اپنے آپ کو افضل قرار دیا ہے اور فضیلت بھی کلی کا اعادہ کیا گیا ہے اس سے قادیانی کا تمام دجل و فریب اور ظلی بروزی کی چکر بازیاں ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ

نمبر۵... حضرت یوسفؑ اور مسیحؑ کوئی ظلی بروزی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں مگر مرزا اپنے آپ کو غیر تشریعی اور ظلی نبی کہہ کر بھی ان سے افضلیت کا مدعی ہے معلوم ہوا کہ یہ دراصل حقیقی نبوت کا مدعی ہے یہ ظل و بروز محض اس کی دھوکہ دہی اور چکر بازی ہے تاکہ لوگ مشتعل نہ ہوں

نمبر۶... مرزا قادیانی اپنے آپ کو غیر تشریعی اور بروزی نبی کہہ کر ختم نبوت کے مفہوم میں دخل اندازی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر اس کا مندرجہ بالا انبیاء سے دعویٰ افضلیت اس کے اس دعویٰ کی قلعی کھول دیتا ہے کیونکہ یہ انبیاء کرام (یوسفؑ و مسیحؑ) بھی چاہے وہ غیر تشریعی ہوں شمار انبیاء میں آتے ہیں اور ہمارے ایمان بالرسل کی فہرست میں الگ الگ مستقل اور صراحۃً داخل ہیں لہٰذا مرزا بھی دعویٰ نبوت کے (چاہے وہ کیسی ہی نبوت کا مدعی ہو) انبیاء کے نمبر شمار سے باہر نہیں رہ سکتا اور جب غیر شمار میں آ گیا تو آنحضور ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ نبوت خاتم النبیین کے مفہوم میں مخل ہوگا بنا بریں یہ مدعی نبوت ہو کر نص قرآنی کے خلاف اور ٹھیٹ کافر ہوگا اس کو ظل و بروز کی چادر کفر زندقہ کے فتویٰ سے محفوظ نہیں رکھ سکتی۔

نمبر۷... علاوہ ازیں اس کا اپنے آپ کو آیت ھوالذی ارسل رسولہ اور محمد رسول اللہ کا مصداق قرار دینے سے بھی مدعی نبوت حقیقتہً قرار دیتا ہے کیونکہ اس آیت میں حقیقی رسول اور حقیقی محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے نہ کہ ظلی بروزی کا یہ تو مرزا کی ایک حیلہ سازی اور تقیہ بازی ہے۔

نمبر۸... مرزا بشیر احمد قادیانی کی تائید

اس نے اپنے رسالہ کلمۃ الفصل میں صاف تحریر کیا ہے کہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں سابقہ تمام انبیاء کرام ملحوظ ہوتے ہیں لیکن اب مرزا کے آنے سے اس کے مفہوم میں مزید ایک رسول کی زیادتی کا مفہوم شامل ہو گیا لہٰذا کلمہ وہی ہوگا کیونکہ اس کے مفہوم میں اب مرزا بھی شامل ہو گیا ہے

(ملاحظہ فرمایئے کلمۃ الفصل ص۱۵۸، ۱۸۱)

اب فرمایئے کہ کیا باقرار قادیانیوں اور مرزا سے وہ تعداد انبیاء میں اضافہ کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً" ہیں تو آنحضور ﷺ کے بعد ایک فرد کا اضافہ خاتم الانبیاء کے مفہوم کے لازماً" خلاف ہوگا جو کہ باتفاق امت کفر خالص ہے۔

قادیانی لانفرق بین احد من رسلہ سے بھی مرزا پر ایمان لانا ضروری قرار دیتے ہیں تو جب یہ بھی منجملہ دیگر انبیائے کے شمار میں لایا گیا ہے۔ سیریل نمبر میں اس کو بھی کھڑا کیا گیا تو راز فاش ہو گیا کہ یہ مستقل طور پر مدعی نبوت ہے جو کہ کفر خالص ہے آخر نبی نبی ہوتا ہے چاہے وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی ہو۔ ان سب کو جزو ایمان بنانا تحقیق اسلام کے لئے ضروری ہے لہٰذا مرزا بوجہ دعویٰ نبوت کے خالص اور ٹھیٹ کافر ہوگا۔ ظل و بروز اور حقیقی مجازی کی تقسیم، بحث اور بہانہ اس کو خروج اسلام سے روک نہ سکے گا۔

حضرت مسیحؑ اور مسئلہ ختم نبوت

مندرجہ بالا تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا نے دعویٰ نبوت کر کے اپنا نام ایمان اور اسلام سے کٹوا لیا ہے باقی رہا مسئلہ آمد مسیحؑ کا تو وہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ اگرچہ وہ مستقل نبی ہیں لیکن وہ اپنا پیریڈ پورا کر چکے ہیں۔ وہ ہمارے ایمان کا جزو بن چکے ہیں۔ وہ انبیاء کرام کے شمار اور سیریل نمبر میں پہلے ہی آ چکے ہیں لہٰذا ان کے آنے سے نہ انبیاء کے شمار میں اضافہ ہوگا۔ نہ ہمیں نئے سرے سے ان کو جزو ایمان بنانے کی ضرورت ہے۔ نہ ہی وہ آ کر کسی قسم کا دعویٰ نبوت فرمائیں گے بلکہ محض سابقہ پہچان ہی پر ان کو اپنا رہبر تسلیم کر لیا جائے گا۔ کوئی دعویٰ نہ ہوگا کوئی بحث و مباحثہ نہ ہوگا۔ کوئی مناظرہ، مباہلہ اور چیلنج نہ ہوگا۔ کوئی پارٹی بازی نہ چلے گی لہٰذا ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کا مفہوم صحیح سالم رہے گا مگر مرزا قادیانی نے یہ سارے کام کئے۔ دعویٰ نبوت کیا۔ مناظرے کئے مباہلے کا چیلنج دیا۔ کتابیں لکھیں۔ غرضیکہ سارے پاپڑ بیلے پھر بھی مسیحیت قائم نہ ہو سکی۔ مگر مسیحؑ کی یہ شان نہ ہوگی۔

نمبر۹...... مرزا اپنے دعویٰ نبوت کے اثبات کے لئے لکھتا ہے کہ

میری دعوت کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شبہ کا دور کرنا بہت سہل ہے کیونکہ ہر نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔ لیکچر سیالکوٹ ص۵۰ خز ص۲۳۱ ج۲۰

دیکھئے مرزا اپنی نبوت کی تائید میں عام انبیاء کا معیار پیش کر رہا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مرزا واقعی سابقہ انبیاء کی صف میں شامل ہونے کی ناپاک سعی کر رہا ہے حالانکہ سابقہ تمام انبیاء ہمارے ایمان کی بنیاد ہیں ان میں ایک عدد کا بھی اضافہ ختم نبوت کے خلاف اور کفر خالص ہے لہٰذا مرزا کے حیلے بہانے کہ میں نے حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں محض مجازی نبوت یعنی محدثیت کا دعویٰ ہے جو کہ ختم نبوت کے مخالف نہیں ہے۔ یہ سب سراسر فضول اور بے کار ہیں۔

نمبر۱۰.... بقول مرزا محمود قادیانی مرزا کا بیان اور دعویٰ یہ ہے کہ

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں...... ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کر دے اور نئی کتاب لائے ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں

بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جس سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ میں ہے ...... ہم نبی ہیں اور حق کی پہچان میں کسی قسم کا اخفاء نہ کرنا چاہئے۔

(ضمیمہ نمبر۳ حقیقۃ النبوۃ ص ۲۷۲ از مرزا محمود قادیانی خلیفہ دوم)

یہ اقتباس بڑا فکر انگیز ہے کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ مرزا نے اپنی نبوت کو انبیائے بنی اسرائیل کے مثل قرار دیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ آیا وہ حضرات نبی تھے اور ہمارے ایمان کے جز بھی۔ لانفرق بین احد منھم میں بھی شامل ہیں چاہے ان کو نبوت خدا کے ہاں کس درجہ کی ملے مگر وہ صف نبیاء میں شامل شمار رسل میں آتے ہیں جن کے خاتم اور آخری فرد رحمت کائنات ﷺ ہیں ز جب مرزا اپنے آپ کو ان میں شامل کرتا ہے تو ازما" ختم نبوت کے مفہوم میں خلل اندازی ہوگی اور اس پر خدا رسول ﷺ کی طرف فتویٰ کفر لگے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مقام نبوت فی الجملہ ایک منصب ہے اس کے بعد تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنی فرق مراتب بھی مسلم ہے مگر شمار اور سیریل میں کوئی تقسیم نہیں کہ اس میں اس قسم کے نبی آئیں گے اور فلاں قسم کے نہیں آئیں گے۔ شمار میں سب آئیں گے لہٰذا جب اس شمار اور گنتی کی انتہا ذات رحمت اللعالمین ﷺ ہے تو پھر مرزا کے ظلی بروزی کے چکر محض حرام زدگی ہے کفر ہے زندقہ ہے الحاد ہے نہیں تو اسلام اور حق نہیں ہے لہٰذا بجمیع وجوہ مرزا اور اس کے پیروکار سو فیصد دائرہ ایمان اور اسلام سے خارج ہی ہوں گے۔ قادیانی ایک طرف اجرائے نبوت کی بحثیں کرتے ہیں جو کہ ایک مفہوم کلی ہے اگر تحقیق نبوت صرف مرزا میں ہی مانتے ہیں اور کسی فرد کو اس منصب پر فائز ہونا ناممکن جانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ جب بقول شما مرزا محض مجازی نبی ہے اور حقیقی نبوت مسدود ہو چکی ہے اور ختم نبوت کا مفہوم مسلم ہے تو پھر تمہاری اس بحث کی کیا گنجائش ہے یا کہو مرزا کی نبوت سابقہ تمام افراد نبوت سے جدا ہے لہٰذا یہ ختم نبوت کے منافی نہیں یا کہو مرزا بھی سابقہ نبوت ہی کے تحت مدعی نبوت ہے۔ پھر تمہاری بحث اجرائے نبوت کی گنجائش نکل سکتی ہے یعنی نبوت مرزا کا استثناء متصل مانو یا منفصل اگر متصل مانو تو بحث کا جواز مگر تمہارا دعویٰ تسلیم ختم نبوت ختم ہو جائے گا اور تم پر منکر ختم نبوت کا حکم ہوگا اور اگر استثنا منفصل تسلیم کرو۔ تو تمہیں ثابت کرنا ہوگا کہ آیا دین میں اس کی کوئی گنجائش بھی ہے یا نہیں گویا اس قسم کے نفس ثبوت یا عدم ثبوت کی بات کرنا پڑے گی۔ تم اپنے لئے ایک یقینی موقف طے کرلو۔ محض حقیقت مجاز اور ظل و بروز کی چالبازیوں سے خلق خدا کی عاقبت برباد نہ کرو۔

غرضیکہ دونوں صورتوں میں قادیانی اسلام سے لاتعلق ہو جاتے ہیں مرزا کی نبوت از قسم انبیاء سابقین تسلیم کریں یا اس سے الگ ایک نئی قسم کی نبوت کا ادعاء کریں۔

●●

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960 ۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائیٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ بہ لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ وفہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی ۔ صدرالدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں ولاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائیٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

گستاخِ رسول اور سزائے موت

ایک غلط فہمی کا ازالہ

انگریزی روزنامہ THE FRONTIER POST میں جمعہ ۲۱ر جولائی ۱۹۹۵ء کو سید حیدر فاروق مودودی صاحب کا مضمون TAKING NO PRISONER کے عنوان سے شائع ہوا جس میں حیدر فاروق مودودی صاحب نے توہین رسالت کے قانون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بہت سی باتوں کے علاوہ عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس منافقین کے بارے میں نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو مثال بنا کر پیش کیا۔ اسی روزنامہ میں سوموار مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۵ء کو کالم بعنوان LETTERS میں ربوہ کے اسحاق صوفی کا ایک خط BLASPHEMY IN ISLAM شائع ہوا جس میں اسحاق صوفی نے بھی عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس کے کفن کے لئے اپنی قمیص مبارک عطا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ جب حضور اکرم ﷺ کا منافق اعظم گستاخ رسول (ﷺ) کے ساتھ یہ رویہ تھا تو ہمارے ملک کے ملاؤں نے نہ جانے کہاں سے اور کیسے گستاخ رسول کے لئے سزائے موت کا جواز نکال لیا ہے ——— ہم نے اس کے جواب میں مذکورہ روزنامہ کو ایک خط لکھا لیکن وہ شائع نہیں کیا گیا۔ اب ہم ہفت روزہ ختم نبوت کے توسط سے گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی سے ایک واقعہ اور عبداللہ بن ابی کے واقعہ کے بارے میں (جس کو مذکورہ بالا دونوں حضرات نے دلیل بنایا ہے) کچھ تفصیل قارئین تک پہنچانے سے پہلے یہ عرض کردیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے بارہا اپنے دشمنوں کو معاف فرمایا ہے۔ سورہ توبہ میں ارشاد باری تعالی ہے۔

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فسقون۔ (آیت نمبر ۸۴)

"اور ان میں کوئی مرجاوے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھئے اور نہ (دفن کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہو جائیے (کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔"

اعجاز احمد میاں چنوں

احادیث صحیحہ سے باتفاق امت ثابت ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کی موت اور اس کی نماز جنازہ کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے واقعہ نزول کی یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اس کے صاحبزادے عبداللہ جو مخلص مسلمان اور صحابی تھے وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ ﷺ اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائیں کہ میں اپنے باپ کو کفن پہناؤں رسول کریم ﷺ نے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائی پھر حضرت عبداللہ نے یہ بھی درخواست کی کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیں آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

یہاں ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ عبداللہ بن ابی ایک ایسا منافق تھا جس کا نفاق مختلف اوقات میں ظاہر بھی ہو چکا تھا اور سب منافقوں کا سردار مانا جاتا تھا اس کے ساتھ رسول ﷺ کا یہ امتیازی سلوک کیسے ہوا کہ اس کے کفن کے لئے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائی؟ ——— اس کا جواب یہ ہے کہ دو سبب ہوسکتے ہیں۔

اول...... اس کے صاحبزادے جو مخلص صحابی تھے ان کی درخواست پر کہ محض ان کی دلجوئی کے لئے ایسا کیا گیا۔

دوسرا...... سبب ایک اور بھی ہوسکتا ہے جو بخاری کی حدیث میں بروایت حضرت جابرؓ منقول ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب کچھ قریش سردار گرفتار کرلئے گئے تو ان میں آنحضرت ﷺ کے چچا عباس بھی تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے بدن پر کرتہ نہیں ہے تو صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ ان کو قمیص پہنادی جائے حضرت عباس دراز قد تھے۔ عبداللہ بن ابی کے سوا کسی کی قمیص ان کے بدن پر درست نہ آئی تو عبداللہ بن ابی کی قمیص لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو پہنادی تھی اس کے اسی احسان کا بدلہ ادا کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اپنی قمیص ان کو عطا فرمادی۔

(جاری ہے)

ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا کرتہ اس کو (عبداللہ بن ابی) عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ مگر میں نے یہ کام اس لئے کیا کہ مجھے امید ہے کہ اس عمل سے اس کی قوم کے ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے۔ چنانچہ مغازی اور بعض کتب تفسیر و سیرت میں ہے کہ اس واقعہ کو دیکھ کر خزرج قبیلہ کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔

یہ تو تھی کچھ تفصیل عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ اور حضور اکرم ﷺ کا اس کے بیٹے کی درخواست پر اپنی قمیص مبارک اس کے کفن کے لئے عطا فرمانے سے متعلق اب اس واقعہ سے یہ کیسے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ گستاخ رسول اور توہین رسالت کی سزا موت نہیں ہونی چاہئے جبکہ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو اللہ پاک نے آیت نازل فرمادی کہ اور ان میں کوئی مرجاوے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھیئے اور نہ دفن کے لئے اس کی قبر پر کھڑے ہو جایئے (کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا ہے وہ حالت کفر میں ہی مرے ہیں۔ (توبہ ۸۴)

فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے بڑے مجرمین میں سے نو آدمیوں کا خون رائیگاں قرار دیتے ہوئے حکم دیا کہ اگر وہ کعبے کے پردے کے نیچے بھی پائے جائیں تو انہیں قتل کردیا جائے۔۔۔۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱..... عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ۲...... عکرمہ بن ابی جہل۔ ۳...... حارث بن نفیل بن وہب۔ ۴...... مقیس بن صبابہ۔ ۵...... ہبار بن اسود۔

۶...... سارہ جو اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کی لونڈی تھی اور اس کے پاس حاطب کا خط پایا گیا تھا۔

۷...... عبدالعزیٰ بن خطل۔ ۸، ۹...... ابن خطل کی دو لونڈیاں ارنب اور ام سعد۔

ابن خطل خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹکا ہوا تھا ایک صحابی نے خدمت نبی ﷺ میں حاضر ہو کر اطلاع دی آپ نے فرمایا اسے قتل کردو انہوں نے اسے قتل کردیا۔

ابن خطل کی دونوں لونڈیوں میں سے ایک کو قتل کردیا گیا جو حضور ﷺ کی شان میں ہجو گا کر گستاخی کیا کرتی تھی دوسری کے لئے امان طلب کی گئی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ خلاصہ یہ کہ نو میں سے چار قتل کئے گئے ان میں ابن خطل اور اس کی ایک لونڈی بھی شامل تھی اور پانچ کی جان بخشی ہوئی اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔

(الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری بحوالہ فتح الباری ۸؍۱۱، ۱۲)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۴۳۵۸۰۳

مفت مشورہ پچکے گال، پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)
چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔
مردانہ، زنانہ امراض، گنجا پن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔
پرانی خارش، چھپاکی، خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900
رجسٹرڈ کوالیفائیڈ گورنمنٹ آف پاکستان

محمد اعظم جنجوعہ
الکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

پہلی قسط

سیرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

اعجاز احمد میاں چنوں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت

اس بات پر تو سب سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الاول میں سوموار کو پیدا ہوئے لیکن تاریخ میں اختلاف ہے۔ ابن خلدون اور طبری ۱۲ ربیع الاول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ ابوالفداء ۱۰ ربیع الاول لکھتے ہیں اور قاضی سلیمان منصور پوری ۹ ربیع الاول بتاتے ہیں۔ ریاضی کے ایک فارمولے کے مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو سوموار کا دن تھا اس طرح قاضی سلیمان منصور پوری کی تحقیق کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش ۹ ربیع الاول بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء بروز سوموار درست معلوم ہوتی ہے واللہ علم بالصواب

حضور ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات حضور ﷺ کی ولادت سے پہلے ہو گئی تھی۔ ایک اور روایت کے مطابق اس وقت آپ کی عمر دو ماہ تھی بعض سیرت نگار سات ماہ بتاتے ہیں اور بعض دو سال چار ماہ بتاتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح تر سمجھا جاتا ہے آپ (حضرت عبداللہ) کی وفات پر حضرت آمنہؓ (والدہ رسول مقبول ﷺ) نے ایک مرثیہ کہا تھا جس کا ایک شعر یہ تھا۔

دعته المنايا دعوة فاجا بها
وما تركت فی الناس مثل ابن ہاشم

(موت نے اسے دعوت دی اور اس نے قبول کر لی اور اب دنیا میں ابن ہاشم (حضرت عبداللہ) کی نظیر باقی نہیں رہی۔

حسب و نسب

حضور ﷺ کا نسب نامہ اکیس پشتوں یعنی عدنان تک تو متفق علیہ ہے لیکن بعد کے ناموں میں اختلاف ہے متفق علیہ نسب نامہ کچھ اس طرح ہے (بریکٹ میں اصلی نام درج ہے)

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب (عامر یا شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

عدنان کے بعد ناموں میں اختلاف پایا جاتا ہے ابن جوزی کی "تلقیح فہوم الاثر" کے مطابق عدنان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب و نسب اس طرح سے ہے۔

عدنان بن اود بن زید بن ۔ یقدد بن ۔ یقدم بن الیسع بن نبت بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارح (آزر) بن ناحور بن ساروغ بن ارعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن ملک بن متو شلخ بن اخنوخ بن البرد بن مہلائیل بن قینن بن انوس بن شیث بن آدم علیہ السلام۔

حضور ﷺ کی والدہ و جدات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا اسم مبارک آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ تھا والدہ کی طرف سے شجرہ مبارک یوں چلتا ہے۔

آمنہ بنت مرہ بنت ام حبیب بنت برہ بنت قلابہ بنت ہند

حضورت صلی اللہ کی دادیاں یہ تھیں

۱..... فاطمہ بنت عمر بن عائذ والدہ حضرت عبداللہ

۲..... مخزوہ بنت عبد بن عمران والدہ فاطمہ بنت عمر بن عائذ

۳..... تخمر بنت عبد بن قصی والدہ مخزوہ

حضور ﷺ کی رضاعی مائیں

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو لہب کی ایک کنیز ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا پھر حلیمہ بنت عبداللہ السعدیہ اس خدمت پر مامور ہوئیں۔ وہ آپ ﷺ کو اپنے قبیلے میں لے گئیں اور اڑھائی برس کے بعد واپس لائیں ابن قتیبہ لکھتے ہیں کہ پانچ برس بعد واپس لائی تھیں۔

حضور ﷺ کے چچا

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ چچا تھے

۱..... حارث۔ سب سے بڑے تھے انہوں نے چاہ زمزم کھودنے میں اپنے والد کی مدد کی۔

۲..... ابو طاہر زبیر جو شجاعت اور گھڑ سواری میں مشہور تھے۔

۳..... ابوطالب آپ کا اصلی نام عبد مناف کنیت ابو طالب تھی حضرت علیؓ آپ ہی کے فرزند تھے۔

۴..... حضرت ابو یعلی حمزہؓ آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین چچا۔ غزوہ احد میں ایک غلام وحشی بن حرب کی ضرب سے شہید ہوئے۔

۵..... ابولہب۔ اصلی نام عبدالعزیٰ تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن تھا۔ جب بدر میں کفار مکہ کو شکست ہوئی تو یہ غم اور صدمے سے صرف سات دن بعد مرگیا۔

۶..... غیداق حجل۔ فیاضی میں مشہور تھے۔

۷..... المقوم۔ جو حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔

۸..... ضرار۔ یہ بھی ظہور اسلام سے پہلے ہی وفات پاگئے تھے۔

۹..... حضرت عباسؓ۔ یہ اسلام و جاہلیت ہر دور میں حاجیوں کو پانی پلانے (سقایہ) کا انتظام کرتے تھے۔ عباسی خلفاء انہی کی اولاد میں سے ہوئے ہیں آپؓ کا جنازہ حضرت عثمان غنیؓ نے پڑھایا تھا۔

۱۰..... قثم۔ ان کے حالات ہم تک نہیں پہنچے۔

۱۱..... حجل۔ ان کے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے۔

حضور ﷺ کی پھوپھیاں

حضور ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں۔

☆...۱ ام حکیم البیضاء۔ ☆...۲ برہ۔
☆۔۳ عاتکہ۔ ☆۔۴ صفیہؓ۔ ☆۔۵ اروی۔ ☆...۶ امیمہ۔

ان میں صرف حضرت صفیہؓ اسلام لائیں تھیں۔

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات

ازواج مطہرات کی تعداد میں مورخین میں اختلاف ہے مگر ۱۲ امہات المومنین میں کسی کا اختلاف نہیں ان میں سے دو کا انتقال حضور ﷺ کے سامنے ہوگیا تھا یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور ۱۰ امہات المومنین حضور ﷺ کی وفات کی وقت موجود تھیں۔

نام ازواج مطہرات۔

۱۔ حضرت خدیجہؓ بنت خویلدؓ۔ ام ہند کنیت اور طاہرہ لقب تھا۔ قبیلہ (بنو اسد قریش) ۱۰ نبوی میں وفات پائی۔

۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہؓ قریش کے قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حمیرا لقب تھا۔ قریش کے قبیلہ بنو تیم سے تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں۔

۴۔ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ حضرت فاروق اعظمؓ کی صاحبزادی قریش کے خاندان بنو عدی سے تھیں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔

۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہؓ ام المساکین لقب اور طائف کے قبیلہ بنو بکر بن ہوازن سے تھیں۔

۶۔ حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ۔ نام ہند کنیت ام سلمہ قریش کے خاندان بنو مخزوم سے تھیں۔

۷۔ حضرت جویریہ بنت حارثؓ قبیلہ خزاعہ کے خاندان مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔

۸۔ حضرت زینب بنت جحش۔ کنیت ام الحکم۔ قریش کے خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھیں۔

۹۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیانؓ۔ نام رملہ کنیت ام حبیبہؓ قریش کے مشہور قبیلے بنو امیہ کے رئیس ابو سفیانؓ کی بیٹی تھیں۔

۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطبؓ۔ ان کا تعلق یثرب کے یہودی قبیلے بنی نضیر سے تھا حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھیں۔

۱۱۔ حضرت میمونہ بنت حارثؓ۔ قبیلہ قیس بن عیلان سے تھیں۔

۱۲۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ۔ انہیں شاہ مصر مقوقس نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ انہی کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیمؓ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کا انتقال حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوا آپ ﷺ کی باندی تھیں ازدواج مطہرات میں ان کو شمار نہیں کیا گیا۔

حضور ﷺ کی اولاد

آنحضور ﷺ کے تین صاحبزادے اور

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبید اللہ سندھی، شاہ ولی اللہ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسے آپ عرصہ سے منتظر تھے
جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز، سٹکرز، رنگین لٹریچر، ٹیلی فون انڈکس، بٹوے، بال پوائنٹ، جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئیڈنٹی کارڈ کور، شیشہ شکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، تقاریر مولانا فضل الرحمٰن، مفتی محمود نیز دستور و منشور، تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز
نئے سال کی جے یو آئی، جے ٹی آئی کی ڈائری، کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر
مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۲۲۳۶۷۴

چار صاحبزادیاں تھیں۔

صاحبزادے

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے۔ جن کے نام سیدنا ابراہیم سیدنا طاہر اور سیدنا قاسم تھے انہوں نے عالم طفولیت ہی میں انتقال فرمایا سیدنا طاہر اور سیدنا قاسم حضرت خدیجہ کے بطن سے اور حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے سیدنا ابراہیم پیدا ہوئے۔

صاحبزادیاں

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں ان کی شادی حضرت خدیجہؓ نے اپنی خالہ کے لڑکے ابوالعاص بن ربیع الاموی سے کی تھی۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

یہ سیدہ زینب سے چھوٹی تھیں ان کا نکاح قبل از اسلام ابولہب کے بیٹے عتیبہ کے ساتھ ہوا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی ظہور اسلام کے بعد ابولہب نے طلاق دلوادی اور سیدہ رقیہ کی شادی حضرت عثمانؓ بن عفان سے ہوگئی۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ رقیہؓ سے چھوٹی تھیں ان کی شادی بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ کی ساتھ ہوئی لیکن رخصتی نہ ہوئی تھی ظہور اسلام کے بعد انہیں بھی ابولہب نے طلاق دلوادی سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد انہیں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دیا۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا انہوں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد انتقال کیا ان کے بطن سے دو صاحبزادے حضرت حسنؓ اور حسینؓ اور دو لڑکیاں حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثوم پیدا ہوئیں حضرت زینبؓ کی شادی حضرت جعفر طیارؓ کے بیٹے سے انجام پائی اور حضرت ام کلثوم کی شادی حضرت فاروق اعظمؓ سے ہوئی۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام

زید بن حارث' ابو رافع اسلم' ثوبان' ابو کبشہ' شقران' رباح' یسار' یدغم' ذکوان' فلح' ابویوبہ' آنسہ' ضمیرہ بن ابی ضمیرہ' عبیداللہ بن اسلم' عبید بن عبدالغفار' فضالۃ الیمانی' ابو عسیب احمر' اسامہ بن زید' ایمن بن ام ایمن' سالم' سلمان فارسی' مہران' ابو عبدالرحمٰن' نافع' واقد' ابو اثیلہ' ابوالحمرا' ابو لبح' خاتم' باذام' دوس' رو یفع' سعد' سعید' ابو لقیط وغیرہ وغیرہ کل تعداد ۲۹ بنتی ہے۔

(ابن الجوزی تلقیح ص ۱۸)

حضور ﷺ کے خدام

☆... حضرت انسؓ آپ کے گھر میں کام کرتے تھے۔ ☆... حضرت ربیع بن کعب۔ آپ ﷺ کو وضو کرانے کا شرف انہیں ملتا تھا۔ ☆.... حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کے جوتے کی حفاظت کرتے تھے۔ ☆... حضرت عقبہ بن عمرؓ آپ ﷺ کے خچر کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ ☆... حضرت بلالؓ ☆... حضرت سعدؓ ☆۔ حضرت عامرؓ ☆۔ حضرت بکرؓ ☆۔ حضرت اسود بن مالکؓ ☆ حضرت ایمنؓ ☆ علبہ ☆ حضرت سالمؓ ☆ حضرت سابقؓ ☆... حضرت سابقؓ ☆... حضرت ہلال بن حارثؓ وغیرہ آپ ﷺ کی خدمت کو باعث سعادت سمجھتے تھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبان وحی

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت زید بن ثابت انصاریؓ حضرت امیر معاویہؓ حضرت حنظلہ بن الربیع الاسیدیؓ حضرت ابان بن سعیدؓ حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ اور حضرت علا ابن حضرمیؓ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے محافظ

حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت سعد بن معاذ' حضرت عباد بن بشرؓ حضرت ابو ایوب انصاری' حضرت ذکوان بن عبد قیس انصاری' حضرت محمد بن مسلمہ انصاری اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وہ لوگ جن کی شکل حضور ﷺ سے ملتی تھی

حضرت جعفر بن ابی طالب' حضرت حسین بن علی' حضرت قثم بن عباس' حضرت سائب بن عبید' حضرت مسلم بن معتب' حضرت کابس بن ربیع بن مالک السامی اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ (تلقیح ص ۳۸)

آنحضرت ﷺ کے موذنین

آنحضرت ﷺ کے چار موذن تھے دو مدینہ طیبہ میں حضرت بلال بن رباح اور عمرو بن ام مکتوم قرشی العامری (نابینا) ایک قبا میں حضرت سعد القرظ اور ابو محذورہ اوس بن مغیرہ بن جمحی مکہ میں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

آپ ﷺ کا لباس

آپ سفید لباس بے حد پسند فرماتے تھے۔ زیادہ تر روئی (کاٹن) کا لباس پہنتے تھے صوف اور کتان کا لباس بھی کبھی پہن لیا کرتے تھے۔ جبہ' قبا' قمیص' ازار' عمامہ' ٹوپی' چادر' حلہ' موزہ۔ یہ سب آپ ﷺ نے پہنے ہیں سبز رنگ کی یمنی چادر بھی آپ نے پسند فرمائی ہے جو بردیمانی کے نام سے مشہور تھی۔ ٹوپی عمامہ کے نیچے پہنتے تھے۔

حضور ﷺ کا اسلحہ

تلواریں...... آپ ﷺ کے پاس ۹ تلواریں تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ ماثور' العضب'

باقی صفحہ ۱۷ پر

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام ـ ایک تقابلی جائزہ

آقائے نامدار سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کس جاہلی ماحول میں ہوئی' انسانیت کس پستی اور تنزلی کے غار میں گری ہوئی تھی' مذہبی بیزاری اور ناخدا شناسی کس حد کو پہنچ چکی تھی' پورا انسانی گلہ کس طرح صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا' اور اوہام و خرافات' ظلمت و ضلالت اور کفر و جہالت نیز شرک و لادینیت کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا یہودیت و نصرانیت اور دوسرے مذاہب دیوی اپنی اصلی صورت و سیرت مسخ کرچکے تھے ___

قیمتی زندگی کا ہر شعبہ مثلاً" ایمان و یقین' عدل گستری و خود اعتمادی' صداقت و روحانیت معیشت و معاشرت' تعلق و محبت' حکومت و قیادت غرض ہر صفت بے جان و بے روح تھی' پھر اسلام نے اس انسانیت کی دوبارہ تعمیر کی اور اس انسانی روح کو مرض و فساد' ناپاکی اور گندگی اور تباہ کردینے والے تہذیب و تمدن سے نکالا' اور انسانی معاشرہ کو یقین و معرفت' وثوق و اعتماد' طہارت و نظافت جیسی بلند قدریں بخشیں' اور زندگی کے ہر دور کی صحیح نشوونما کی۔ اور لادینیت سے نکال کر مذہبیت و خداشناسی پیدا کی کس طرح؟ آئندہ سطور میں اسی سوال کا جواب اور اسی اجمال کی کچھ تفصیل ہے۔

مذہب بیزاری اور لادینیت

اس وقت کے تمام مذاہب سماوی اندر سے کھوکھلے ہوچکے تھے۔ دینی غفلت خدا فراموشی اور بے راہ روی اپنی حد کو پہنچ چکی تھی' دوسرے مذاہب و ادیان بھی خرافات سے پر تھے اور اپنی اصلی صورت و حقیقت مسخ کرچکے تھے۔ مسیحیت یونانی خرافات' رومی بت پرستی' مصری افلاطونیت اور رہبانیت نیز تحریفات و تاویلات کا ایک معجون مرکب تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کا عنصر سمندر میں قطرہ کی طرح گم ہوگیا تھا۔ اور نصرانیت چند بے جان اور بے روح مراسم کا نام رہ گیا تھا اور ایک عرصہ کے بعد بت پرستی کے سانچہ میں ڈھل گئی تھی۔

بزبان انگریزی مترجم قرآن کریم سیل چھٹی صدی عیسوی کے عیسائیوں کے بارے میں لکھتا ہے:

مولانا ابوجندل قاسمی

"مسیحیوں نے بزرگوں اور حضرت مسیح کے مجسموں کی پرستش میں اس درجہ غلو کیا کہ اس زمانہ کے رومن کیتھولک بھی اس حد تک نہیں پہنچے۔"

(سیلس ٹرانس لیشن ص ۶۲ بحوالہ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص ۳۵)

رومی سلطنت کے اندر مسیحی مذہب کے بارے میں آپسی اختلافات کی سخت شورش برپا ہوگئی تھی' روم و شام کے عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کی فطرت ایک الٰہی اور ایک بشری جزو سے مرکب ہے جب کہ مصری عیسائیوں کا اس پر اصرار تھا کہ آپ کی فطرت الٰہی ہے اور بشریت سمندر میں سرکہ کے قطرہ کے مانند فنا ہوگئی ہے .... پہلے مذہب نے سرکاری حیثیت اختیار کرلی تھی اور وہ اپنے مخالفین کو دل دہلادینے والی سزا دیتے تھے' تاریخ ان پر ڈھائے جانے والے لرزہ خیز مظالم اور وحشیانہ سزاؤں کی داستان سے لبریز ہے۔

یہودیت

اور یہودیت میں اگرچہ کچھ معمولی جان تھی اور ان میں دینی تعبیرات سمجھنے کی کچھ استعداد تھی۔ مگر تقدیر ازلی میں ان کے لئے مصائب و حوادث ظلم و استبداد' سزا و جلاوطنی کا ہدف بنا رہنا لکھا جاچکا تھا ___ غرور و تکبر' مال و دولت اور زندگی کی حد سے بڑھی ہوئی حرص و طمع' مسلسل سودی کاروبار' مغلوبیت کی حالت میں ذلت و خوشامد' غلبہ کی حالت میں بے انتہا بے رحمی و سنگ دلی اور عام احوال میں دغابازی و خود غرضی' نفاق و بدمعاملگی اور مفت و حرام خوری اور راہ حق سے لوگوں کو روکنا وغیرہ برائیاں ان کا کردار اور طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں۔ قرآن کریم نے مختلف آیات میں ان کی اس انسانی پستی اور اخلاقی تنزلی کو بہت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة (آل عمران آیت ۵۵)

ترجمہ

اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں' ان لوگوں پر

جو کہ (تمہارے) منکر ہیں قیامت تک (گو اس وقت یہ منکرین غلبہ اور قدرت رکھتے ہیں)

(بیان القرآن)

یہاں اتباع سے مراد خاص اتباع ہے یعنی اعتقاد نبوت۔ سو اس میں نصاریٰ اور اہل اسلام دونوں داخل ہیں۔ اور منکرین سے مراد یہود ہیں جو منکر نبوت عیسویہ تھے حاصل یہ ہوا کہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام اور نصاریٰ ہمیشہ یہود پر حاکم و غالب رہیں گے۔ چنانچہ یہ وعدہ جلدی پورا ہوا' یہود ذلیل و خوار ہوئے' ان کی حکومت و سلطنت تباہ و برباد ہوئی۔ پھر آج تک ہر جگہ وہ لوگ یا اہل اسلام کی رعایا ہیں' یا نصاریٰ کی' اور قرب قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ صرف چالیس دن کے لئے دجال کا ایک گونہ شر و فساد چلے گا۔ لیکن اول تو وہ فوراً" مٹ جائے گا۔ دوسرے وہ کوئی باضابطہ امن و امان سے حکومت نہ ہوگی بلکہ ایک عارضی شورش ہوگی جس کو سلطنت نہیں کہہ سکتے۔

(بیان القرآن' سورہ آل عمران' مختصراً")

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وضربت علیهم الذلة والمسکنة وباءوا بغضب من الله ذلک بانهم کانوا یکفرون بآیات الله ویقتلون النبیین بغیر الحق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔

(۱ ، ۶۱)

ترجمہ: اور جم گئی ان پر ذلت (کہ دوسروں کی نگاہ میں قدر نہ رہی) اور پستی (کہ خود ان کی طبیعتوں میں اولوالعزمی نہ رہی) اور مستحق ہوگئے غضب الٰہی کے (اور) یہ (ذلت و غضب) اس وجہ سے (ہوا) کہ وہ لوگ منکر ہوجاتے تھے احکام الٰہیہ کے' اور قتل کردیا کرتے تھے پیغمبروں کو (کہ وہ خود ان کے نزدیک بھی) ناحق (ہوتا تھا) اور (نیز) یہ (ذلت و غضب) اس وجہ سے (ہوا) کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ اطاعت سے نکل جاتے تھے۔ (تفسیر بیان القرآن)

ان آیات میں دور تک قرآن کریم نے ان کی بدعنوانیاں ذکر کی ہیں۔ مثلاً" بدعہدی یوم ہفتہ کے متعلق' تجاوز عن اللہ' پتھر سے بھی زیادہ سنگ دلی و قساوت قلبی' عقل اور علم کے باوجود جان بوجھ کر تحریف کلام اللہ اور پھیر پھار۔ صرف اس غرض کے لئے تاکہ دو چار پیسے ہاتھ آجائیں' باہم خونریزی کرنا اور کسی کو آزار و تکلیف پہنچا کر ترک وطن پر مجبور کرنا' غرور و تکبر' زندگی پر تمام لوگوں سے یہاں تک کہ مشرکین سے بھی زیادہ حریص۔ اتباع سحر جادو' ضد و حسد' مسجدوں سے روکنا اور ویرانی و بربادی میں سعی و کوشش کرنا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پر اتخاذولد کا زبردست بہتان و افتراء وغیرہ وغیرہ۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبات احلت لهم و بصدهم عن سبیل الله کثیراً واخذهم الربوا و قد نهوا عنه واکلهم اموال الناس بالباطل۔ الآیۃ (النساء ۱۶۰ ، ۱۶۱)

ترجمہ: سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب (جن میں سے بہت سے امور سورہ بقرہ میں مذکورہ ہوچکے) ہم نے بہت سی پاکیزہ (یعنی حلال و نافع و لذیذ) چیزیں جو (پہلے سے) ان کے لئے بھی حلال تھیں۔ ان پر (شریعت موسویہ میں) حرام کردیں۔ اور بسبب اس کے کہ (وہ آئندہ بھی ایسی حرکتوں سے باز نہ آئے مثلاً" یہی کہ۔ وہ احکام میں تحریف و کتمان کرکے بہت آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی حق کے قبول کرنے) سے مانع بن جاتے تھے۔ اور بہ سبب اس کے کہ وہ سود لیا کرتے تھے اور ان کو (توریت میں) اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بہ سبب اس کے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ (یعنی غیر مشروع ذریعہ) سے کھاتے تھے۔ (بیان القرآن)

اسی مضمون کی ایک اور آیت سورہ توبہ آیت ۳۴ بھی ہے ---- غرض یہ نمونہ کے طور پر چند آیتیں ہیں۔ قرآن کریم نے ان کے اخلاق انحطاط کا تفصیلی نقشہ کھینچا ہے' احادیث میں بھی بہ کثرت ان کی شناعتیں اور بدکرداریاں وارد ہوئی ہیں' مثلاً" ان کا توریت میں نازل شدہ حکم رجم کو چھپانا۔ (بخاری شریف ص ۶۳ ج ۲)

غرض یہ دونوں مذاہب (یہودیت و نصرانیت) تو بالکل بے روح مراسم کا نام تھا۔

آتش پرستی

اہل ایران آگ کی پوجا و پرستش اور اس کو عظمت و تقدس کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مجوسیوں کا یہ مذہب بھی (آتش پرستی) چند من گھڑت مراسم و روایات کا نام تھا' جن کو وہ اوقات مخصوصہ اور مقامات خاصہ میں ادا کرلیا کرتے تھے' معرفت و حقیقت اور دین و عبادت سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا ظاہر ہے کہ آگ اپنے عابدوں اور پجاریوں کو نہ ہدایت دے سکتی ہے اور نہ ان کے مسائل زندگی کو حل کرسکتی ہے' نیز نہ مجرموں کے جرم میں' نہ گنہگاروں کے گناہ میں اور نہ مفسدوں کے فساد میں دخل دے سکتی ہے۔ اس کی کوئی روح اور طاقت نہیں تھی جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کے باہر گھروں اور بازاروں' نیز سیاسی و اجتماعی امور اور اخلاق معاشی مسائل میں بالکل آزاد منش تھے' ان کا من' خیالات' مصلحت اور وقت کا تقاضا جس طرح چاہتا ان کو موڑ دیتا۔ جیسا کہ عام طور پر مشرکوں کا یہی حال ہوتا ہے۔

بودھ مت

ایسے ہی بودھ مت زمانہ دراز سے اپنی حقیقت و صورت کھوچکا تھا گوتم کی سادہ اور اخلاقی تعلیم نگاہوں سے اوجھل ہوچکی تھی۔ مرتاضانہ

تخیلات اور عقائد و تعلیمات نے اس کی جگہ لے لی تھی۔ اس مذہب نے برہمنیت کو اپنے میں ضم کرکے اور اس کے اوتاروں اور دیوتاؤں کو اختیار کرکے اپنی ہستی کو گم کردیا تھا۔ اور عرصہ سے یہ دونوں مذاہب حریف و متحارب چلے آتے ہوئے اب باہم شیر و شکر کی طرح گھل مل گئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں بودھ مت بت پرستی کا ایک مذہب بن گیا تھا' بلکہ فی الواقع بت پرست اور کثیر الالٰہ مذاہب کا سرتاج بن گیا تھا' جن ممالک میں پہنچتے بت ان کے ساتھ رہتے' اور گوتم کے مجسمے اور شبیہیں نصب کرتے اور فخر کے ساتھ پوجا پاٹ کرتے' بہرحال ہندوستان میں ایک ہزار سال تک باقاعدہ رائج رہنے کے بعد بودھ مت پر تنزلی آئی ------------پنڈت جواہر لال نہرو نے بدھ مت کی تنزلی اور تدریجی زوال کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔

(تلاش ہند ۲۰۱ بحوالہ "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" ص ۴۷)

ایسے ہی چھٹی صدی عیسوی میں بت پرستی اپنے زوال پر تھی۔ دیوتاؤں کی تعداد کی ہندوستان بھر میں کوئی حد نہ تھی۔ زندگی کی کوئی بھی ضرورت پوری کرنے والی چیز دیوتا تھی' اس طرح بتوں' مجسموں اور دیوی' دیوتاؤں کا کوئی شمار نہ تھا' اور ان قابل پرستش اشیاء میں دنیا کی ہر چیز تھی۔ حتی کہ آلات تناسل بھی شامل تھے۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دنیا کی اقوام میں ہندو قوم کے لئے عبادت اور پرستش میں ظاہر صورت کا ہونا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بعض مصلحین کی ہندو مذہب میں توحید کے اثبات کی کوشش بے فائدہ اور رائیگاں گئی ـــــ سب سے بڑے دیوتا شیو کے عضو تناسل کی پوجا اور پرستش اور اس کے ساتھ اہل ہند کے شغف کو ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے:

"ہندوں کو مورتوں اور ظاہری علامات سے بے انتہا انس ہے' ان کا کوئی مذہب کیوں نہ ہو اس کے اعمال کو یہ نہایت اہتمام سے بجالاتے ہیں' ان کے مندر پرستش کی چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن میں سب سے مقدم لنگم اور یونی ہیں۔ جن سے مراد مادہ خلقت کے دونوں جزو ہیں۔ اشوک کے ستونوں کو بھی عام ہندو لنگم خیال کرتے ہیں۔ اور اسطوانہ اور مخروطی شکلیں ان کے نزدیک واجب التعظیم ہیں۔"

(تمدن ہند ص ۴۴۱ بحوالہ "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" ص ۵۱)

یہاں تک کہ ایک فرقہ تو مرد برہنہ عورتوں کی اور عورتیں برہنہ مردوں کی پرستش اور پوجا پاٹ کرتے تھے۔

(سیتارتھ پرکاش" (دیا نند سرسوتی) ص ۳۴۴ بحوالہ بالا ص ۵۱)

اس کے متوازی چند اقل قلیل افراد نفس کشی اور ریاضت و مجاہدہ میں مصروف تھے مگر اول تو معدودے چند افراد تھے۔ دوسرے حد درجہ غلو اور انتہا پسندی سے کام لیا جاتا تھا۔ اور ملک کو اعتدال و توازن اور میانہ روی سے محرومی تھی۔

بت پرستی

رہے اہل عرب تو وہ بھی دینی اخلاقی تنزلی و انحطاط کے بالکل آخری نقطہ پر تھے' انبیاء اور ان کی تعلیمات سے یکسر بعد تھا' محاسن سے محروم اور بدترین معائب میں مبتلا تھے اور بت پرستی میں تو وہ دنیا کے امام تھے۔ خدا تعالیٰ اور اس کی وحدانیت و ربوبیت سے بے تعلقی اور صریح شرک کا دور دورہ تھا۔ ہر قبیلہ' ہر شہر اور ہر علاقہ بلکہ ہر گھر کا ایک جدا بت تھا' ـــــ سفر پر روانگی کے وقت سب سے آخری فعل اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلا کام تبرکاً" اور حصول برکت کے لئے بت کو ہاتھ لگانا ہوتا تھا۔

(سیرت ابن ہشام مترجم اردو ص ۱۱۳ ج اول)

خانہ کعبہ کہ جس کو صرف اللہ کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا اس کے اندر اور اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔

(بخاری شریف ص ۲۴۳ ج ۲)

اور صرف یہی نہیں بلکہ پتھر کی قسم کی جو چیز بھی ملتی اس کی پوجا پاٹ کرنے لگتے تھے حضرت عمران بن ملحان ابو رجاء العطارویؓ (مخضرمین میں سے ہیں) سے روایت ہے کہ:

"ہم لوگ پتھر کو پوجتے تھے اور اگر کوئی اس سے اچھا اور بہتر ملتا تو اس کو پھینک کر اس نئے پتھر کو اٹھا لیتے تھے اور اگر پتھر نہ پاتے تو مٹی کا ایک ڈھیر بناکر اس پر بکری کو لاکر دوہتے پھر اس کا طواف کرتے تھے۔"

(بخاری شریف' کتاب المغازی ص ۶۲۸ ج ۲)

غرض مشرکین عرب کا حال بھی ہر زمانہ اور ہر ملک کے مشرکین کے حال سے کچھ مختلف نہ تھا' اور صرف پتھر ہی نہیں بلکہ فرشتے' جن اور ستارے بھی ان کے معبود تھے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں اور جنوں کو اس کا شریک کار تصور کرکے ان سے وسیلہ پکڑتے اور شفاعت کے طالب ہوتے اور ان کی پرستش کرتے۔

علامہ صاعد اندلسی کا بیان ہے کہ قبیلہ حمیر' آفتاب کی پرستش کرتا تھا اور قبیلہ کنانہ چاند کی۔ اور بنو تمیم دبران کی۔ لخم و جذام' مشتری کی۔ قبیلہ طے سہیل کی' بنو قیس شعری کی' اور بنو اسد عطارد کی پوجا و پرستش کرتا تھا۔

(طبقات الامم ص ۲۳۰ بحوالہ "مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" ص ۵۹)

غرض کہ پوری دنیا ایسے مکمل اور جامع دین سے یکسر محروم تھی' جو ان کے باطن کی اصلاح اور اخلاق کو سنوارتا۔ تنزلی و پستی اور انحطاط کے ذلت آمیز غار سے نکال کر ان کو رفعت و بلندی

عطا کرتا۔ اور ان کو نفسانی اور شہوانی جذبات و خواہشات کو دبانے کی صلاحیتیں اور نیک خواہشات کو ابھارنے کی قابلیتیں بخشتا۔ اور مجرموں اور ظالموں کا ہاتھ پکڑ سکتا' مفسدوں کے فساد اور فتنہ پردازوں کے فتنہ کو روکتا۔ ان کے معاشی' معاشرتی سماجی اور نظام زندگی کے مسائل حل کرتا۔ ان کو حقارت و ذلت سے نکال کر فضیلت و برتری عنایت کرتا' اور ان کو ہادی و مہدی کی خاص صفتیں عطا کرتا۔

قرآن کریم نے اس تاریکی و فساد اور دنیا بھر میں گھٹا ٹوپ اندھیری کا بہت جامع اور عمدہ نقشہ کھینچا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔ (الروم آیت نمبر ۴۱)

لوگوں کے اعمال (مثلاً" بت پرستی' شرکیہ افعال و اعمال وغیرہ) کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں (مثلاً" قحط' وبا' اور جہاز و کشتیوں کے ڈوبنے کا وبال وغیرہ) تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

(قرآن مترجم اردو ترجمہ)

(جاری ہے)

بقیہ:
سیرۃ خاتم الانبیاء

قلعیا' البتار' الحتف' الرسوب' المخزم اور ذوالفقار جو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو عنایت کردی تھی۔

کمانیں...... چھ کمانیں تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ الزوراء' الروحاء' الصفراء' البیضاء' الکتوم' شوحط

نیزے..... حضور ﷺ کے پاس چار نیزے تھے۔ یعنی المثوی' المنثنی باقی دو کے نام معلوم نہیں ہوسکے۔

ڈھالیں...... آپ ﷺ کے پاس تین ڈھالیں تھیں۔ الزلوق' الفتق ایک کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

زرہیں...... حضور ﷺ کے زرہوں کے نام یہ ہیں۔ سعدیہ' فضہ' ذات الفضول' ذات الوشاح' ذات الحواشی' بترا' سعدیہ اور خرنق

عہد نبوی ﷺ کی مساجد

آپ ﷺ کے عہد مبارک میں بڑی بڑی آبادیوں میں کئی مساجد تھیں صرف مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے علاوہ ۹ مساجد تیار ہوچکی تھیں اور ان میں علیحدہ علیحدہ پانچ وقت کی نماز ہوتی تھی۔

مسجد بنو عمرو' مسجد بنو ساعدہ' مسجد بنو عبید' مسجد بنو زریق' مسجد بنو سلمہ' مسجد بنو غفار' مسجد بنو اسلم' مسجد بنو جہینہ' مسجد بنو بیاضہ۔

حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

ایک مرتبہ ضلع میانوالی میں قیام کے دوران ایک دیہاتی سفید ریش' حضرت شاہ صاحبؒ کی مجلس میں آیا اور بجائے السلام علیکم کے کہنے کے بسم اللہ' بسم اللہ کہہ کر پاؤں چھونے لگا۔ حضرت نے فوراً" پکڑ کر فرمایا' میاں بسم اللہ عام طور پر دو جگہ پڑھی جاتی ہے۔ روٹی کھانے سے پہلے یا اپنی منکوحہ عورت کے پاس جانے سے پہلے تم نے مجھے کیا سمجھا' روٹی یا منکوحہ بیوی' تو وہ سخت نادم ہوا۔ آپ نے محبت آمیز لہجہ میں اسے سمجھایا کہ مسلمان جب کسی مجلس میں آئے تو پہلے السلام علیکم کہے جو شریعت کا حکم اور کار ثواب ہے۔ (پیام اسلام ص ۱۰۳ امیر شریعت نمبر)

ایک مرتبہ حافظ کفایت حسین صاحب مرحوم (امامیہ شیعہ) شاہ جیؒ سے ملنے آئے علیک سلیک اور مصافحہ اور معانقہ کے بعد شاہ صاحبؒ نے حافظ صاحب کو اپنی جگہ پر بٹھانا چاہا حافظ صاحب احتراماً" وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ جب شاہ جی کا اصرار حد سے بڑھا تو حافظ صاحب یہ کہتے ہوئے کہ حضرت! واللہ میں تو آپ کو اپنے باپ کی جگہ سمجھتا ہوں۔ بچوں کی طرح سمٹ سمٹا کر بڑی ادب سے بیٹھ گئے۔ خیر کچھ دیر باتیں ہوئیں پھر حافظ صاحب اجازت لے کر واپس چلے گئے۔ بعد میں حاضرین میں سے کسی نے مزاحاً" کہا۔

شاہ صاحب آپ نے صاحب کی بڑی آؤ بھگت کی۔

شاہ جی نے دونوں ہاتھ فرش پر ٹکا کر گردن جھکا دی اور آہ بھر کر فرمایا۔

"ہاں! حضور ﷺ کی عزت کے تحفظ کے لئے جو بھی ہمارا ساتھ دے گا میں اس کا پانی بھرنے کو تیار ہوں۔ شاہ جی نے سر اٹھایا تو ایک دوسرے صاحب نے ازراہ تفنن کہا۔

شاہ جی مجھے تو اس میں ایک اور پہلو بھی نظر آتا ہے۔ شاہ جی نے دریافت فرمایا "کیا" اس نے کہا سید کوئی بھی ہو' اندر سے آدھا شیعہ ہوتا ہے۔

شاہ جی نے قہقہہ لگایا اور فرمایا۔

مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو سنی ہوتے ہوئے اندر سے سادات کا دشمن ہو پورا یزید ہوتا ہے۔

(پیام اسلام ص ۷۹ امیر شریعت نمبر)

بقیہ: اخبار ختم نبوت

علماء کرام نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ ان اخبارات کی انتظامیہ کے خلاف سخت ایکشن لے اور ان پر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیت کی تبلیغ اور شاتم رسول کی سرپرستی کرنے کے الزام میں مقدمہ چلاکر ان افراد کو قرار واقعی سزا دے۔

نہایت موثر اجزاء کے اضافے کے ساتھ
نئے اسٹرپ پیک میں

نئی، مفید ترین

سُعالین

گزشتہ ساٹھ سال سے انکشافاتِ حاضرہ اور اکتشافاتِ جدیدہ سے ہم آہنگ
کھانسی نزلہ و زکام کے لیے سب سے مفید اور سب سے موثر کھانسی کی ٹکیاں

انکشافاتِ ماضی اور اکتشافاتِ جدیدہ نے ہر طرح ثابت کر دیا ہے کہ نباتات ہی ہیں جو جسم انسانی میں کوئی غیر طبعی ہنگامہ آرائی کیے بغیر شفائے امراض کا سامان کرتی ہیں۔

ہمدرد اس اندازِ فکر کا پُرجوش حامی رہا ہے۔ ملکی اور عالمی سطح پر۔ تحقیقاتِ نباتات کو ہمدرد نے اپنا موضوع بنائے رکھا ہے۔
آج ساری دنیا بھرپور اعترافات کے ساتھ نباتات سے شفائے امراض پر متوجہ ہو چکی ہے۔ اسی لیے سُعالین جس طرح پاکستان میں ایک بہترین دوائے شافی کے طور پر مقبول ہے اسی طرح دنیا بھر میں سُعالین کو قبولِ عام حاصل ہے۔

خاص طور پر تیار کردہ نئی اسٹرپ پیکنگ۔ تاکہ سُعالین کے نازک ضروری اجزاء مکمل طور پر محفوظ رہیں
اور استعمال پر سُعالین تیر بہدف ثابت ہو۔

سعالین اسٹرپ کے علاوہ
پچاس ٹکیوں کی شیشی میں
بھی دستیاب ہے۔

شعالین جوشاندے کا جوہر ہے۔ تین ٹکیاں گرم پانی میں ڈال کر نوش جاں کیجیے۔ نزلہ، زکام اور کھانسی سے راحت پائیے۔

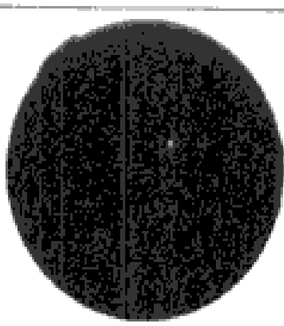

جب کھانسی کا ٹھسکا ہو، ایک ٹکیہ شعالین منہ میں ڈال کر چوسیے۔ منٹوں میں راحت پائیے۔ ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ترین۔ شعالین

مدینۃ الحکمۃ
تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہر علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

ہمدرد

Adarts-SUA-1/93

قسط نمبر۲

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

دسواں اختلاف

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ محمد عربی فداہ نفسی وامی وابی ﷺ سید الاولین والآخرین اور افضل الانبیاء والمرسلین ہیں اور قادیان کا ایک دہقان اور دشمنان اسلام یعنی نصاریٰ بے لگام کا ایک زر خرید غلام یعنی مرزا غلام قادیانی، کبھی تو حضور پر نور ﷺ کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں عین محمد ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے میں آنحضرت ﷺ سے بھی افضل اور بہتر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے معجزات صرف تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰) اور مرزا صاحب کے معجزات کی تعداد براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ میں دس لاکھ بتائی ہے گویا کہ معاذ اللہ۔ محمد رسول اللہ ﷺ۔ مرزائے قادیان سے شان اور مرتبہ میں ہیں تین سو تینتیس درجہ کم ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو آیتیں حضور پر نور کے بارے میں اتری ہیں انکے متعلق یہ کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں اتری ہیں۔ مثلاً"

۱۔ آیت سبحن الذی اسریٰ بعبدہ الخ جس میں حضور پر نور کے معجزہ معراج کا ذکر ہے۔

۲۔ ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ جس میں حضور ﷺ کے قرب خداوندی یا قرب جبرئیل کا ذکر ہے۔

۳۔ انا فتحنا لک فتحا" مبینا

۴۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

۵۔ انا اعطینک الکوثر وغیر ذلک من

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں میرے بارے میں مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ اور مثلاً" قرآن کریم میں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آیا ہے اس سے بھی مرزا صاحب ہی مراد ہیں۔ اور محمد اور احمد میرا نام ہے۔ مرزا کیا ہے ایک دجال بھی ہے اور نقال بھی ہے۔

قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے

مرزائیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے اس مسجد کے بارے میں کہ جو مرزا صاحب کے چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ)

قادیان کی زمین ارض حرم ہے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

در ثمین ص ۵۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد

قادیان کی حاضری بمنزلہ حج کے ہے

مرزا بشیر الدین محمود اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔ (خطبہ مندرجہ مجموعہ تقاریر) گویا کہ آیت فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

قادیان میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ

پس اس مسجد سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ (بقیہ حاشیہ ص ۳۹ بر ۴۰) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ وہ ہے کہ جس کو مسیح موعود نے بنایا ص ۲۵ منقول از قادیانی مذہب

قادیان میں بہشتی مقبرہ

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک مقبرہ ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ ملفوظات احمدیہ ص ۳۸۶ اور پھر الہام ہوا کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ مکاشفات مرزا ص ۵۹

مرزا صاحب کی امت

مرزا صاحب نے جا بجا اپنے ماننے والوں کو اپنی امت بتایا ہے۔

مرزا صاحب کے مریدین بمنزلہ صحابہ کے ہیں

امت محمدیہ کی طرح مرزا صاحب کی امت میں

طبقات ہیں مرزا صاحب کے دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں۔ اور ان کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔

مرزا صاحب کے اہل و عیال بمنزلہ اہل بیت کے ہیں

اور مرزا صاحب کے خاندان کو اہل بیت اور خاندان نبوت اور مرزا صاحب کی بیویوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔

مرزا صاحب کا خاندان 'خاندان نبوت ہے

اور مرزا صاحب کے خاندان کو خاندان نبوت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قرآن اور حدیث میں اہل بیت اور ذوی القربیٰ کے جو حقوق اور احکام آئے وہ سب مرزا صاحب کے خاندان اور اہل بیت کے لئے ثابت کئے جاتے ہیں۔

مرزا صاحب کی امت میں ابوبکر و عمر

حکیم نورالدین خلیفہ اول کو مرزائی امت کا ابوبکر صدیق مانا گیا ہے اور مرزا بشیر احمد خلیفہ ثانی کو اس امت کا عمر فاروق اعظم کہا جاتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

گر بہ میرو سگ وزیر و ہوش را دیوان کنند
ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویران کنند

مرزا صاحب پر مستقلاً صلوٰۃ وسلام کی فرضیت اور مرزا صاحب کے مریدین اور کنبہ کی اس میں شرکت اور شمولیت

پس آیت یا ایہا الذین امنو اصلوا علیہ وسلموا تسلیما کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں آں حضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ صلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آں حضرت ﷺ پر بھیجنا از بس ضروری ہے۔ رسالہ درود شریف مصنفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۳۶ از روئے سنت اسلام و احادیث نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہاں بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوات والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اس اجمالی درود پر اکتفا نہ کیا جائے جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے وقت آپ کو بھی پہنچے۔ از رسالہ مذکورہ

چودھری ظفر اللہ کا سلام ٹریکٹ دس نبی اور ایک بندے کا انتخاب

خدا کے راست باز نبی رامچندر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی کرشن پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی بدھ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی زرتشت پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی کنفوس پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی ابراہیم پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی موسیٰ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی مسیح پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی محمد ﷺ پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز نبی احمد پر سلامتی ہو
خدا کے راست باز بندہ بابا نانک پر سلامتی ہو

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی بیرسٹر کا ٹریکٹ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء میں بتقریب یوم التبلیغ شائع ہوا۔

اس ٹریکٹ سے چودھری ظفر اللہ کے ایمان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ السلام کی طرح رامچندر اور کرشن بھی نبی اور رسول تھے اہل اسلام کے نزدیک تو سرور عالم محمد ﷺ اور دیگر حضرات انبیاء کو رامچندر اور کرشن کے ساتھ ذکر کرنا سراسر گستاخی اور گمراہی ہے۔ البتہ مرزا غلام احمد کو کرشن اور رام چندر کے ساتھ ذکر کرنا نہایت مناسب ہے سب کے سب ائمہ الکفر اور کافروں کے پیشوا تھے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں

مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو تبدیل کردیا ہے اب کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک باقی نہیں رہی یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام سے زیادہ عداوت رکھتی ہے جو مسلمان مرزائے قادیان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے اس کے ساتھ کوئی تعلق جائز نہیں مثلاً مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اس کی نماز جنازہ نہیں۔

دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے قرآن کے متعلق تو مرزا یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے کہ جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تفسیر کل علماء امت کی تفسیر کے خلاف ہو اور حدیث نبوی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث پھینک دی جائیگی اس طرح اسلام کے ان دو بنیادی اصول کو ختم کیا اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اسلام کے سر لگایا الفاظ تو شریعت کے لئے مگر معنی بالکل بدل دیئے اور آیت اور احادیث میں وہ تحریف کی کہ یہود اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گئے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لئے یہ طبقہ زیادہ تر اس گمراہی کا شکار ہو اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین

ایک ضروری گذارش

قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ

میرے تھیلے میں سب کچھ ہے

ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے ختم نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے دعوائے نبوت و رسالت بھی ہے اور جو دعوائے نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے حضرت مسیح بن مریم کے رفع الی السماء اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ غرض یہ کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا صاحب بھی اقرار کرتے ہیں اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ دانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا صاحب کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں اور جب موقعہ ملتا ہے تو مرزا صاحب کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کردیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے ظلی اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لئے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام صدر مملکت رکھ لے اور جو خادم اندرون خانہ خدمت انجام دیتا ہو اس کا نام وزیر داخلہ رکھ لے اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو اس کا نام وزیر خارجہ رکھ لے اور باورچی کا نام وزیر خوراک رکھ لے وغیرہ اور تاویل یہ کرے کہ معنی لغوی کے اعتبار سے ہیں اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وزیر داخلہ اور وزیر داخلہ اور وزیر خوراک کہتا ہوں اور اصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اس کو مجرم اور چالاک اور مکار ہونے سے نہیں بچاسکتی اسی طرح مرزا صاحب کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں کفر اور ارتداد سے نہیں بچاسکتی مرزا صاحب بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کے مدعی تھے اور اپنی وحی اور الہام کو قطعی اور یقینی اور کلام خداوندی سمجھتے تھے اور اپنے زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتے تھے اور اپنے منکر اور متردد اور ساکت کو کافر اور منافق ٹھہراتے تھے اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتے تھے جو حقیقی نبوت و رسالت کے لوازم ہیں مرزا صاحب کا اپنے لئے نبوت کے لوازم کو ثابت کرنا یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا صاحب مستقل نبوت و رسالت کے مدعی تھے اور بروزی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لئے تھی مخالفین کے خاموش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی ہی نبی ظاہر کرتے تھے مرزا صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا صاحب نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں۔

خاتمہ

اب میں اپنی اس مختصر تحریر کو ختم کرتا ہوں اور تمام مسلمانوں سے عموماً اور جدید تعلیم یافتہ حضرات سے خصوصاً اس کا امیدوار ہوں کہ اس تحریر کو غور سے پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں مسئلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین سے بے خبر بھی ہے اور بے فکر بھی ہے اس لئے وہ غلط فہمی میں زیادہ مبتلا ہے۔ اور قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتا ہے۔

اے میرے عزیز جس طرح کسی مسلمانو کو بے وجہ کافر سمجھنا کفر ہے اسی طرح کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے دونوں جانبوں میں احتیاط ضروری ہے۔

اور جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ مسیلمہ قادیان یمامہ کے مسیلمہ سے دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۸۵۵۴۳، —

اخبارِ ختم نبوّت

نصیراللہ بابر اپنے قادیانی ہونے کی افواہ کی فوری تردید کریں‘

قادیانی دوست کے جنازے میں ان کی شرکت سے عوام میں غلط تاثر پھیل رہا ہے

مولانا خان محمد‘ مولانا یوسف لدھیانوی‘ مفتی منیر احمد اخون اور دیگر علماء کا وزیر داخلہ سے مطالبہ

ملتان (پ ر) وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ بابر قادیانی دوست کے جنازے میں شرکت کرنے کے بارے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں عوام میں پہلے ہی ان کے بارے میں قادیانی ہونے کی افواہ گشت کر رہی ہے۔ نصیراللہ بابر اس افواہ کی تردید نہ کرکے اس افواہ کو سچ ثابت کر رہے ہیں۔ ۲۳ر اکتوبر کے ان کے اس فعل سے مزید بدگمانیاں پھیل رہی ہیں۔ منظور وٹو نے اپنے مسلمان ہونے کا برملا اظہار کرکے اور اپنے قادیانی باپ کے جنازے میں شرکت نہ کرکے ایک مثال قائم کی۔ نصیراللہ بابر بھی فوری طور پر اپنی قادیانی ہونے کی تردید کریں ورنہ عوام میں ان کے خلاف اشتعال پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد‘ نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مولانا عزیز الرحمن‘ مولانا اللہ وسایا‘ مفتی منیر احمد اخون‘ مفتی عبدالشکور‘ مولانا نعیم امجد اور مولانا حسین احمد نجیب نے اپنے ایک مشترکہ بیان کے ذریعے کیا۔ ان علماء نے کہا کہ اس سے پہلے بھی یہ افواہ اخبارات کی زینت بنتی رہی ہے کہ نصیراللہ بابر قادیانی ہیں۔ روزنامہ امن ۳۰ر ستمبر اور ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ ۲۰ نے یہ خبریں نمایاں طور پر شائع کی ہیں۔ نصیراللہ بابر نے اس افواہ کی فوری تردید نہ کرکے اس بات کو مزید تقویت پہنچائی ہے اور اب ان کی قادیانی کرنل ممتاز احمد ملک کے جنازے میں شرکت نے صورت حال کو مزید سنگین بنادیا ہے۔ علماء نے کہا کہ مرزا طاہر پہلے ہی کراچی کو بیروت بنانے کی دھمکی دے چکا ہے۔ اور کراچی کی موجودہ سنگین صورت حال اور اس شہر میں قادیانی پولیس افسران کی تعیناتی اور ان کے عوام پر مظالم کی وجہ سے نصیراللہ بابر کی پوزیشن انتہائی خطرناک ہوگئی ہے اور عوام میں یہ تاثر پھیل گیا ہے کہ نصیراللہ بابر قادیانی ہیں اور اپنے مذہبی پیشوا مرزا طاہر کی اس دھمکی کو عملی صورت دینے کے لئے کراچی کی صورت حال جان بوجھ کر خراب کر رہے ہیں۔ علماء نے نصیراللہ بابر سے مطالبہ کیا وہ فوری طور پر ختم نبوت کے عقیدے کا اقرار کرکے قادیانیت سے لاتعلقی کا اظہار کریں تاکہ عوام میں ان کے بارے میں جو غلط تاثر پھیل گیا ہے اسے ختم کیا جاسکے اور آئندہ کسی قادیانی کے جنازے میں شرکت سے توبہ کرکے اپنی اس حرکت پر اللہ سے معافی مانگیں۔

جنگ اور دی نیوز کی انتظامیہ قادیانیت نوازی ترک کردے۔ علماء کرام کا شدید احتجاج

ملتان (پ ۔ ر) جنگ اور دی نیوز کی انتظامیہ فوری طور پر اپنے رویئے پر نظر ثانی کرے۔ اسلام دشمنی میں آگے بڑھ کر یہ حضرات کس بیرونی طاقت کی خدمت کر رہے ہیں۔ شاتم رسول سلمان رشدی ملعون کے بیانات اور انٹرویوؤں کو خصوصی کوریج دے کر یہ حضرات اپنے اسلام دشمن رویئے کا کھلم کھلا اظہار کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علماء کرام مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا اکرم طوفانی‘ مولانا احمد میاں حمادی‘ مفتی منیر احمد اخون‘ مفتی عبدالشکور‘ مولانا نعیم امجد‘ مولانا حسین احمد نجیب‘ مولانا حفیظ الرحمن نے اپنے ایک مذمتی بیان میں کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ جنگ اور دی نیوز میں قادیانیوں کے بیانات کا تسلسل کے ساتھ شائع ہونا ان دونوں اخباروں میں موجود اسلام دشمن افراد کی کوششوں کے بغیر ناممکن ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ افراد ایک خاص منصوبے کے تحت دشمنان اسلام اور خصوصاً دشمنان رسول کے بیانات‘ انٹرویو اور خبروں کو نمایاں کرکے شائع کر رہے ہیں‘ تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر امن وامان کا مسئلہ پیدا کیا جاسکے۔ علماء کرام نے کہا کہ سلمان رشدی کے بیانات‘ انٹرویو اور تصاویر کی خصوصی کوریج اس کی واضح دلیل ہے۔ (باقی صفحہ ۱۷ پر)

for a long time after Mirza's death. Hence Mirza's prediction came true: "If I am a liar, the son-in-law of Ahmad Baig will not die in my lifetime".

Prediction No. 5

As a corollary to prediction No.4, Mirza wrote: "Remember, if the second part of this prediction does not come true (i.e., son-in-law of Ahmad Baig does not die in Mirza's lifetime) then I shall be more wicked than every wicked man."

(Zamimah Anjam-e-Atham, p.54). Ref. No. 12.

Result: This "divination" also came true word for word. Therefore, consider Mirza "more wicked than every wicked man."

Prediction No. 6

Mirza foretold of an impending earthquake which he said should be a sample of the one to occur at the Resurrection time. He named it 'Tremor of the Hour,' that is, Doomsday shake-up. He published many notifications for this and in one of them he wrote:

"My foretelling of the coming earthquake is no ordinary prediction. If that turns out to be something ordinary or does not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."

(Zamimah Braheen-e-Ahmadiya, Part 5, pp.92-93; Roohani Khazain Vol.21, p.253). Ref. No. 13.

Result: Mirza's *'Braheen-e-Ahmadiya' Part 5*, was published posthumously on Oct. 15, 1908, about five months after his death. No such earthquake occurred in his life and therefore his prediction turned out true, word by word, viz.,

"If the earthquake did not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."

Point of Interest: In those days, when Mirza was issuing out his posters, one after another, announcing "Doomsday earthquake" was about to come, there was a gentleman, by name Mulla Muhammad Bux Hanafi, who refuted it point-blank, saying: "I have come to know through a resplendent disclosure that no such earthquake will come," and that "Mirza shall face disgrace in this prediction, as always in the past." On May 11, 1905, Mirza issued another notification in which he quoted from Mulla Muhammad Bux Hanafi's rebuttal:

"I (Mulla Muhammad Bux Hanafi) firmly announce and proclaim, today, the 6th of May, 1905, and thereby console all those whose hearts may be awe-stricken or whose spirits are dampened after hearing what the Qadiani has advertised in Newspapers and his Posters on April 5, 8, 21, 29, 1905, that a most severe earthquake will occur and which shall be of such a magnitude and so horrible that no ear would have ever heard of it nor any eye would have seen it. The Qadiani (also claiming Hindu godship of) Krishna does neither inform of its date nor time of its occurrence; nevertheless, insists on saying that this earthquake will certainly come. Therefore, I fully assure and wholeheartedly console those simple innocent folks who have been put to fright by the verbosity and pedantry of the Qadiani in his newspaper writings, etc. I announce this happy news that this "Qadiani earthquake" will never come by Allah's kindness, either in the city of Lahore or elsewhere. It will never come, will never come, will never come. Therefore, people should remain perfectly at ease, calm and composed, in every way. This happy news has been conveyed to me by resplendent Divine Disclosure and Discovery which shall be absolutely correct, Insha Allah. I reiterate again and again that having profited from the Divine Light, manifested to me through revealed vision and having been permitted to make its announcement, I hereby proclaim, by beat of drum that the Qadiani will fall into disgrace again, as ever, in his prediction of this earthquake; and Allah, the Exalted, by virtue of Hazrat Khatam ul Mursaleen, the intercessor of sinners, will protect His guilty creatures under His Cloak of Mercy, from any such impending catastrophe and not a hair of any individual will come to harm."

Mullah Muhammad Bux Hanafi,
Secretary, Anjuman Haami-e-Islam,
Lahore.

(Majmua-e-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol.3, pp.541-542). Ref. No. 14.

Respected Readers! You see the divination of a genuine Muslim and what came out from the mouth of a spurious one. Compare what the Musalman said and what the kafir said. By virtue of glory of Hazrat Khatam-un-Nabieen Hazrat محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم Allah corroborated the truthfulness of the Muslim while Mirza Qadiani fell into disgrace by saying: "If that (earthquake) does not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."

PART 2

SOME PREDICTIONS OF MIRZA THAT CAME TRUE

Prediction No. 1

Mirza in his communication to Maulana Sanaullah Amritsari wrote:

"In your paper, you build up this reputation for me that this person imputes falsely, is a liar and is an arch-impostor. I have borne a lot of tortures from you yet endured them patiently .... If I am really a liar, an impostor and a charlatan, as you remember me in your paper, then I will perish in your lifetime".

Majmua-e-Ishtiharat Vol.3, p.578). Ref. No. 1.

Result: Very right. Mirza died on May 26, 1908; Maulana in 1949. Mirza had said: If I am a liar, an impostor and a charlatan then I will perish in your lifetime. Proved: Mirza was a liar.

Prediction No. 2

In the same communication, Mirza wrote to Maulana Sahib:

"If that punishment which is not in the hands of a human being but only in God's Hands, such as plague, cholera, etc., and similar fatal diseases, and if the same do not descend upon you in my lifetime then I am not God-sent."

Result: Very right. Mirza died of cholera and Maulana lived on safe and sound long afterwards.

Proved: Mirza was "not God-sent."

(Hayat-e-Nasir, p.14, Ref: Qadiani Mazhab, Section), No.80 Ref. No.9.

Prediction No. 3

For fifteen days Mirza carried on arguments with a Christian Padre, named Abdullah Atham, head of a local episcopal diocese. On the last date, June 5, 1893, Mirza predicted that within fifteen months, his adversary would be thrown into 'Haviya' (lower reaches of Hell). Mirza wrote in this respect:

"I admit right this time that if this prediction goes false, that is, if fifteen months from this date, the party who is on falsehood in view of Allah, does not fall into 'Havia', as death punishment, then I am prepared to undergo every kind of punishment: disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows; I am ready for all. I swear by the greatness of Allah's Glory that he will certainly do the same, will certainly do the same, will certainly do the same. Earth and sky may deviate but not His Ordainment. If I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans.

(Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol.6, pp.292-293). Ref. No.10.

Result: Mirza's divination expired on September 5, 1894, but Atham did not die till that date. Therefore, this prediction of Mirza Qadiani came true that:

"If within fifteen months, Atham does not fall into Haviya then I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans."

Prediction No. 4

Mirza claimed that he had received Divine Revelation that the husband of Muhammadi Begum (daughter of Ahmad Baig of Hoshiarpur) would die in his lifetime and after that the widow, Muhammadi Begum, would be married to Mirza. In this connection, Mirza foretold in these words:

"I say again and again that quintessence of my prediction in case of the son-in-law of Ahmad Baig shall be his inevitable destiny. Wait for it. If I am a liar then this prediction will not be fulfilled and my death will come."

(Anjam-e-Atham Hashiah p.31). Ref. No.11.

Result: The son-in-law of Ahmad Baig (Sultan Muhammad) did not die during Mirza's lifetime but Mirza died; while Sultan Muhammad lived on

and the same Hafiz, who was uptill now an erstwhile defender of Mirza, tore open all the seams of Qadianism. Never was Mirza more disturbed. The result could not be worse for him. Staggering under this unforeseen blow, he paled with anguish. Collecting himself up, Mirza wrote a dirge in his book, *"Arbaeen"*, lamenting at this turncoat Hafiz, in these words:

> "Nothing comes to reason or imagination as to what appended to Hafiz Sahib. What advantage accrues to a man if he sacrifices his spiritual life for the sake of bodily life. Personally, I had heard many times form Hafiz Sahib that he was one of those who affirmed my credibility and was always ready to hold Mubahala against my accusers. His life had largely passed in this way and he had been narrating his dreams to me in my support and had held Mubahala with some of my dissenters."

(Arbaeen No. 3, p.21; Roohani Khazain Vol. 17, p.408). Ref. No. 5.

So, this was Allah's Decision, which confirmed again that Mirza was a Dajjal, Liar and arch-deceiver.

Case No. 5: Mirza invited Hindu Aryas for a Mubahala and himself said those exact words which he wanted them to utter at the time of Mubahala. He also proposed that after the Mubahala:

> "There shall be a waiting period of one year for the Divine Decision to come down. If after the passage of one year, Divine Punishment falls on the writer of this pamphlet and not on the adversary, then this humble self, in either case, shall suffer a fine of Rs.500/- which subject to mutual agreement, shall be deposited into the government treasury or wherever this amount is easily available to the adversary. In case he overcomes us he shall entitle himself to collect this sum automatically but if we overcome him we don't lay a wager. Our bet is the same prayer, that is, of heavenly signs befalling, and that's enough. Now, we conclude this pamphlet after writing down the subject matter of each of the two documents of Mubahala".

(Surma-e-Chasm-e-Arya, p.251; Roohani Khazain Vol. 2, p.301). Ref. No. 6.

If these writings are put together, one will note that:

(1) Mirza challenged all Aryas to a Mubahala.

(2) His curse would show its effect in a year's time.

(3) If in one year's time nothing untoward happened to his rival and Divine fury fell on Mirza, he should be proved a liar in both the cases.

(4) When Mirza is proved a liar (as stipulated above), he would pay a fine of Rs.500/- to his adversary and this money he offered to deposit in advance. In case the adversary lost, then Mirza would not ask for any money because heavenly ill-omens would suffice to strike him down, as a result of Mirza's curses.

Pandit Lekh Ram, on behalf of Aryas, accepted the challenge which Mirza confirmed in his book, *Haqiqat ul Wahi*, in these words:

> "May it be known that at the end of my book, *Surma-e-Chasham-e-Arya*, I had called some Arya people for a Mubahala .... As a result of my writing, Pandit Lekh Ram, in his pamphlet, *Khabt-e- Ahmadiya*, which he published in 1888......... held a Mubahala with me. (He closed his writing with the following prayer). 'O Parmeshwar (God) make decision between us truly because never can a liar glorify in Thy Audience against the truthful'."

(Roohani Khazain Vol.22, pp.326-332). Ref. No. 7.

Result: The challenge was thrown early in 1888. By the end of 1888, the result was to be out in the form of some Divine Punishment on the Pandit, because Mirza had postulated it but nothing happened and the year of 1888 passed away normally. Pandit Lekh Ram lived much beyond 1889. Actually he died in 1897 and Mirza did not pay him Rs.500/-. In this way, Lekh Ram won the Mubahala and Mirza was proved a liar once again.

Conclusion: Respected readers must have noted from the above details that Mirza Qadiani's case was presented before the Court of Allah five times, thrice against the Muslims, once against a Christian Padre and once against a Hindu Arya and, in each of the five cases, Allah's verdict went against him, declaring him a liar. Can any wise person even now doubt Mirza's duplicity, deceit and falsehood?

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By
K.M SALIM

Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

PART 1

MIRZA QADIANI IN ALLAH'S COURT

Respected Readers: When two parties to a dispute approach Allah for His Decision and beg of Him for His verdict, this is called Mubahala, and the result coming out after the Mubahala initiation is considered Allah's Decision. Mirza Qadiani presented his cases in Allah's Court, several times, but Divine Decision went against him each time. Here are some specific cases.

Case No. 1: Mirza referred a dispute between himself and a Christian Padre, Atham, in the Court of Allah unilaterally. The Decision went against him and, seeing his defeat, he resorted to giving interpretations to Allah's Decision, twisting the same in his favour.

Case No. 2: Mirza implored Allah to decide in a dispute he had picked up against Maulana Sanaullah Amritsari. Allah's Decision went against him here too. Details of both these cases will follow shortly.

Case No. 3: Maulana Abdul Haq Ghaznavi met Mirza Qadiani, face to face, in a Mubahala in the Eidgah of Amritsar on Zeeqadah 10, 1310 AH. In this case, both parties begged Allah to send His Verdict to identify the liar from the truthful *(Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 1, 426-427). Ref. No. 1.* In this Mubahala, Mirza himself set out a premise that Divine Decision results in the death of the liar. He said: "The party who is telling lies dies in the lifetime of the truthful."

(Malfoozat, Vol. 9, pp. 440-441). Ref. No. 2.

Result: Mirza died earlier on May 26, 1908. What he enunciated stood because Maulana Abdul Haq died nine years later, on May 16, 1917. *(Raees-e-Qadian Vol: 2, p.192; Tarikh-e-Mirza, p.38). Ref. No. 3.* In this way Divine Court decreed that Mirza Qadiani was a liar, impostor and apostate.

Case No. 4: In this case, a high-ranking disciple of Mirza Qadiani, by name Hafiz Muhammad Yusuf, challenged the above-mentioned Maulana Abdul Haq Ghaznavi for a Mubahala rendezvous on Shawwal 12, 1310 AH. (April 19, 1893). The issue at stake was whether Mirza Ghulam Ahmad and his two dotards Hakeem Nooruddin and Muhammad Ahsan Amrohi were Muslims or not. Hafiz Yusuf said all the three were Muslims but Maulana said they were liars, deceivers and apostates. No sooner had Mirza heard that the said Mubahala was going to be held than he was filled with extreme joy. He confirmed the action of his disciple and praised him for his righteousness. Assuming full responsibility in this connection, Mirza took him under his benevolent wings. *(Majmua-e-Ishtiharat Vol.1pp.395-396). Ref. No. 4.* But the result was that Hafiz Yusuf lost because, at the last moment, better sense prevailed on him. He realised his grave mistake which was leading him to perdition. He offered solemn repentance to Allah for his "*kufr*"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نمبر۱

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین! آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ہر شمارہ کا حل ہمیں شمارہ مارکیٹ میں آنے کے دس دن بعد تک موصول ہو جانا چاہیے۔

سوال نمبر۱...... مرزا قادیانی کا یہ جملہ "مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان میں مسیح موعود کی مسجد ہے" اس کے الہامات کے کس مجموعے میں درج ہے؟

سوال نمبر۲...... مرزا قادیانی نے ایک الہام میں اپنے آپ کو "حجر اسود" قرار دیا۔ کیا آپ اس کتاب کا نام بتا سکتے ہیں جس میں یہ الہام تحریر ہے؟

سوال نمبر۳...... قادیانیوں کی تفسیر قرآن "تفسیر صغیر" کے مصنف کا نام بتائیے؟

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

ٹوکن شمارہ ۲۴ سلسلہ نمبر۱

نام ______________

ولدیت ______________

مکمل پتہ ______________

____

ذاتی مصروفیات ______________

____

شمارہ ۲۱ کے جوابات

۱...... مرزا بشیر الدین محمود

۲...... وبائی ہیضہ (بزبان مرزا)

۳...... ۵۰

شمارہ ۲۱ کے خوش نصیبوں کے نام

۱...... قاری محمد عابد نفیسی، خیرپور ٹامیوالی

۲...... حافظ شفیع اللہ، بنوں شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین

کے زیراہتمام سالانہ ردقادیانیت وردعیسائیت کورس

۱۰ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں

- ★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
- ★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
- ★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- ★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- ★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- ★ جناب الحاج اشتیاق حسین
- ★ جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- ★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- ★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام بہی خواہانِ مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ________________ ولد ________________

مکمل پتہ ڈاک ________________

تعلیم ________________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978